https://famousurdunovels.blogspot.com/

پیار کا پہلا نشہ

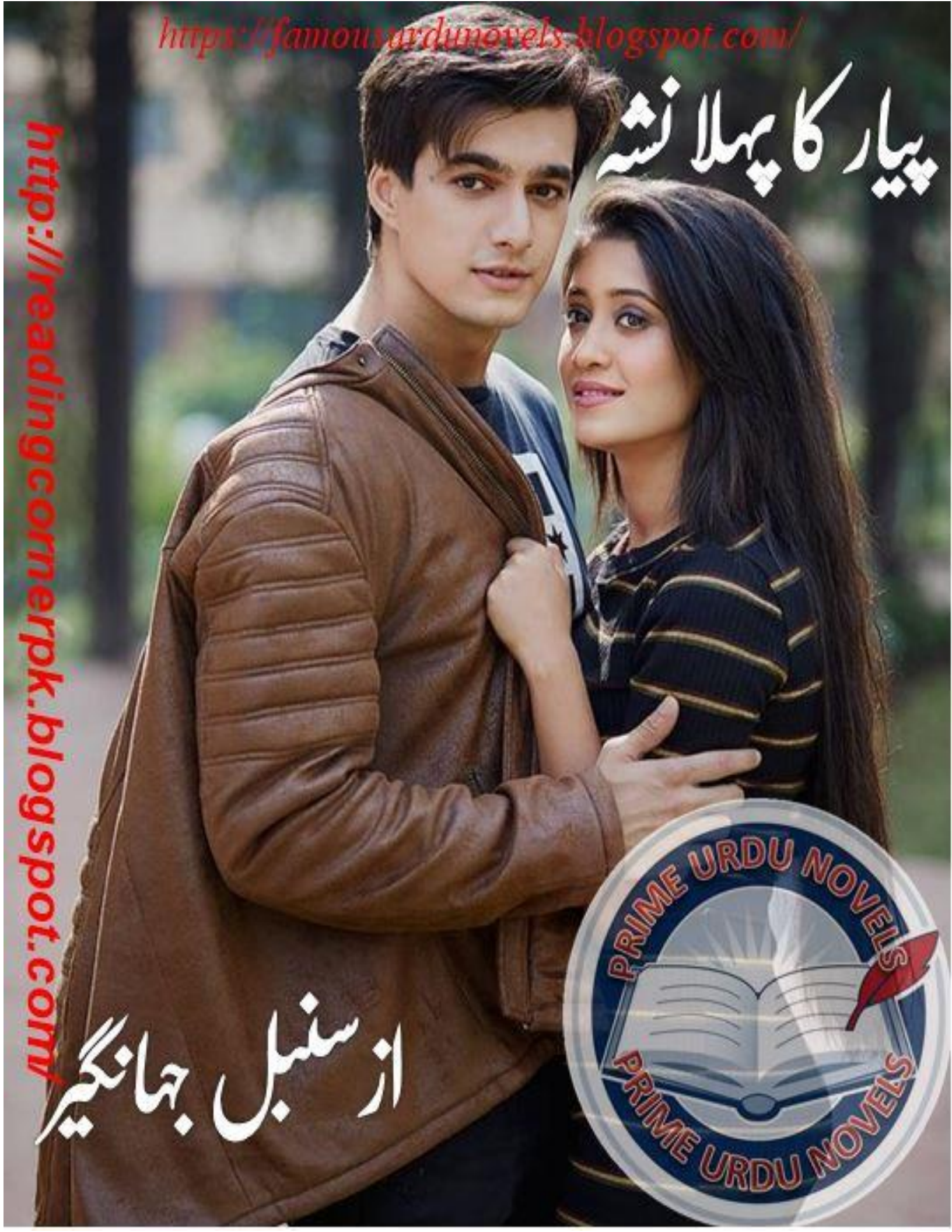

http://readingcornerpk.blogspot.com/

از سنبل جہانگیر

PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS

پیار کا پہلا نشہ

از "سنبل جہانگیر"

مکمل ناول

PRIME URDU NOVELS

ساری دنیا ایک طرف یہ شیطاں سب ایک طرف مجال ہے ان کی کان پے جوں رینگ جاے بڑی ماما غصے میں بولتے ھوئے کیچن مے داخل ہوئی...

کیچن مے مجود تینوں دیورانیوں نے حیرت سے ثناء بیگم سے پوچھا

کیا ہوا ابھا بھی...

ہونا کیا ھے شادی والا گھر ہے ہزاروں کام ابھی پرے ھیں ان سب کو کوئی خیال نہیں...

جس کو کام کہو وہ اگے کہہ دیتا ہے... اللہ ہی ان کو ہدایت دے...

امین تینوں نے یک زبان ہو کے کہا...

جھانگیر صاحب کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ھے سب سے بڑا بیٹا شہریار دوسرے نمبر طلال ان سے چھوٹے فیضان اور سب سے چھوٹے سعد ہیں ان سب بھائیوں میں پیار بے مثالی ھے دوسری جگہ ان کے بچے دشمنی میں ھمسائے ممالک کو بھی مات دیتے ہیں مگر ایک گھر میں رہنے کی وجہ سے ان سب میں دوستی بھی ہے....

طلال صاحب اور عائشہ بیگم کے دو بچے بڑی بیٹی انائیہ اور بیٹا معوذ...

شہریار صاحب اور ثناء بیگم کے تین بیٹے سب سے بڑا عبیر.، اسفند اور سکندر...

فیضان صاحب اور نمرہ بیگم کے دو بیٹے عاحل.، شازر اور بیٹی دعاء...

سعد صاحب ااور زرنش بیگم کے دو بیٹے عاشر اور فارس...

ان سب کی پیاری پھوپھو ھادیہ بیگم جو اپنے بیٹے ارحم اور بیٹی اریشہ کے ساتھ لندن مے مقیم ھیں اور آج انائہ کی شادی میں شرکت کے لئے جھانگیر ولا میں آہ رھی...

عبیر اور عاشر بھوکوں کی طرح نگٹس کی پلیٹ پر حملہ کیا نمرہ نے دونوں کو ایک لگائی...

ہائے چچی کیوں چاچو کا غصہ ہم مصوموں پہ نکالتی ھیں...

صدقے جاؤں ایسے مصوموں پہ...

چچی اگر آپ صدقے میں چلی گئی تو چاچو کے لیئے نیو چچی ڈھونڈی پرنی ہے...

نمرہ بیگم نے ان دونوں کو مارنے کے لئے بیلن اٹھایا جس کو دیکھ کر دونوں باہر بھاگ گئے..

.ہاہاہاہاہازرنش بیگم ہنستی ہوئی نمرہ بیگم سے کہا

بھابھی ان دونوں کا بس چلے فیضان بھائی کی دوسری شادی کروا کے دم لے...

ہاں جیسے میں ایسا ہونے دوں گی کبھی...

عاشر اور عبیر کی فیضان چاچو ساتھ جتنی اچھی دوستی تھی نمرہ چچی ساتھ اتنا ہی لڑائی تھی....

ماما بڑی ماما.، چچی دیکھے کون آیا ھے...

شازر کی آواز پہ سب باہر آئی تو ہادیہ بیگم کو اریشہ اور ارحم کے ساتھ دیکھ کہ خوش ہوتے ہوئے انہیں ملی...

انائیہ کہاں ہے عائشہ بھابھی...

ابھی تو یہیں تھی... معوذ دیکھو جا کے بہن کہاں ہے...

ماما میں نہیں جا رہا لگی ہو گی وہ چڑیل کے ساتھ کسی کونے میں...

میں بلاتا ہوں عبیر کہتا ہوا اوپر کی طرف چلا گیا...

تم ابھی تک سدھرے نہیں ھادیہ بیگم نے معوذ کو کہا...

ہائے پھوپھو کوئی سدھارنے والی تو ملے میں تو دل و جان پھپھڑوں سمیت سدھرنے کو تیار ہو...

کرئی ہوں اس بار تمہارا کچ انتظام...

بس دوسروی کا کرنا انتظام آپ اپنے بیٹے کا اکیلا پن نظر نہیں اتا...

ارحم یار تجھے پتہ ہونا چاہیے پھوپھو کی نزدیک کی نظر کمزور ھے تیرا اکیلا پن کیسے نظر آئے انہیں سکندر نے

ارحم کو چھیڑا...

ویسے ارحم بھائی میں نے ماما اور پھوپھو کو بات کرتے سنا تھا وہ کہہ رہی تھی کو... کیا کہہ رہی

تھی... کہ...

اسفند بول بھی اب...

اچھا اچھا وہ کہہ رہی تھی کہ ارحم کی شادی نہیں میں عرس کروں گی... اسفند کہہ کے باہر بھاگ گیا... ارحم

اس کے پیچھے بھاگا تو اندر آتی دعا سے ٹکرا گیا...

ہائے کیا مصیبت ہے آنکھیں ہیں یا بٹن... دعا کی بات پر ارحم غصہ سے اسے دیکھتا ہوا واپس کے لیے مڑا...

ویسے تو لوگوں کی بہت زبان چلتی ہے مگر مجال ہے جو کبھی sorry* کہ دے...

دعا میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا...

میں تو مر رہی ہوں نہ جیسے تمہارے منہ لگنے کے لئے...

حد میں رہو دعا ورنہ...

کیا ورنہ مسٹر ارحم ہاتھ اٹھاؤ گے پھر سے...

ارحم بغیر جواب دے اندر کی طرف چلا گیا...

دعانم آنکھوں سے اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی...

عبیر نے انائیہ کے کمرہ پہ دستک دی...

یس انائیہ کی آواز پہ عبیر کمرہ میں داخل ہوا دیکھا انائیہ بیڈ پہ بیٹھی موبائل میں بزی بولی

کیا ہے معوذ کیوں آئے ہو... آنے والا کون ہے بغیر دیکھے بولی...

نیچے سب تمہیں بلا رہے ہیں پھوپھو آئی ہے... عبیر کی آواز پہ انائیہ موبائل سے سر اٹھائے حیرت سے

دروازہ طرف دیکھ رہی تھی جہاں کچھ سیکنڈ پہلے اس کا دشمن اول کھڑا تھا... میسج کی بیپ پہ انائیہ موبائل

دیکھتی نیچے کی طرف بڑھ گئی...

پھوپھو جانی آپ کب سے آئی مجھے کسی نے بلایا کیوں نہیں... انائیہ اریشہ سے گلے لگی پھوپھو سے کہہ رہی

تھی...

شرم تو نہیں آتی تمہیں ایک مہمان کے استقبال کے لیے نہیں تھی اور شکوہ بھی تم کر رہی اریشہ نے انائیہ کو

ایک لگاتے ھوئے کہا...

ہائے مہمان نہیں بیٹا یہ تمہارا اپنا گھر ہے ثنا بیگم نے کہا...

جی بڑی ممانی... چلیں بہت بھوک لگی ہے...

کھانا تیار ہے آجائے زرنش اور عائشہ بیگم نے کہا...

جھانگیر ولا میں آج خوب رونقیں لگی تھی...

کھانا ہنسی مزاق میں کھانے کے بعد جھانگیر صاحب تو سونے چلے گئے... مرد حضرات لان میں بیٹھ گئے اور خواتین سب انائیہ کی شادی کی تیاریوں میں لگ گئیں... ینگ جنریشن سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کم اور لڑ زیادہ رہے تھے...

یہ عبیر کہاہے... ارحم کے پوچھنے پہ آحل اپنی جیبیں دیکھ کر بولا

نہیں ہے...

ارحم نے کشن آحل کو مارا جس کو بروقت آحل نے کیچ کر کے آوٹ کی آواز لگائی...

آحل ارحم شازر آؤ بیت بازی کھیلے...

او کے ٹیم بناؤ میں عبیر بھائی کو بلا کے لاتا ہوں...

ٹیم ھمیشہ والی معوذ رہنے دو اسے ہم کھیلتے ہیں... لاؤنج میں داخل ہوتے عبیر نے انائیہ کی بات سن کے بھی ان سنی کر دی...

لو عبیر بھائی بھی آگے اب سب اپنی اپنی ٹیم میں تشریف لے جائے...

عبیر.، آحل.، فارس.، اریشہ.، ارحم.، معوذ ایک ٹیم... انائیہ.، دعا.، شازر.، اسفند.، سکندر عاشر دوسری

ٹیم...

شروع ہم کرے گے دعا نے کہا...

اور ختم ہم کرے گے فارس کے کہا..

.بلی کو چھچھڑوں کے خواب آتے ہیں...

دعا ہمیں نہ بتاؤ تمہیں کس کے خواب آتے ہیں...

تم لوگوں نے لڑ لیا ہو تو گیم شروع کرے ارحم کہ کہنے پر تینوں خاموش ہو گئے...

اُس نے دیکھا ہی نہیں ورنہ یہ آنکھ

دل کا احوال کہا کرتی ہے

بے نیاز کفِ دریا انگشت

ریت پر نام لکھا کرتی ہے

شازر نے اریشہ کو دیکھتے ہوئے شعر سنایا...

واہ واہ اسفند اور فارس نے شازر کو داد دی... دوسری طرف اریشہ سر جھکا گئ...

اب عبیر بھائی آپ کی باری فارس نے کہا...

اب جدائی کے سفر کو مرے آسان کرو

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

تم مجھے خواب میں آکر نہ پریشان کرو

انائیہ کو لگا عبیر نے اس کے لئے کہا ہے مگر اس دشمن اول کے سپاٹ چہرہ کو دیکھ کر اپنا وھم لگا...

اقرار ہے کہ دل سے تمہیں چاہتے ہیں ہم

کچھ اس گناہ کی بھی سزا ہے تمہارے پاس

اوئے ہوئے سکندر کس سے اقرار کر رہا ہے...

ارحم ایسا کچھ نہیں...

پھر کیسا ہے...

بس کرو ارحم اب تمہاری باری...

اس مرض کو مرض عشق کہا کرتے ہیں

نہ دوا ہوتی ہے جس کی نہ دعا ہوتی ہے

ارحم نے جان کے یہ شعر کہا...

دعا غضہ سے ارحم کو غور رہی تھی جو اب انجان بن کے آحل ساتھ بات کر رہا تھا...

اب انائیہ تمہاری باری...

اب تک دل خوش فہم کو تجھ سے ہیں امیدیں

یہ آخری شمعیں بھی بجھانے کے لیے آ

انائیہ نے جس انداز میں شعر کہا عبیر کے دل میں ٹھیس اٹھی اور وہ گیم چھوڑ کر اٹھ گیا...

کہا جا رہا ہے ھم ہار جائے گے ایسے...

مجھے ضروری کام ہے آپ۔سب کھیلو...

یار بعد میں کر لینا ارحم نے کہا...

جانے دو ارحم

گیم کا اختتام ہوا ہماری ٹیم کی جیت کے ساتھ...

جا یار ہر ادیانہ...

عائشہ بیگم نے ان سب کو ہی سونے کے لئے بھیجا

صبح سے بہت کام کرنے ہیں...

ماما شادی جس چڑیل کی ہے کام بھی اس سے کروائیں ہم کیوں بیغانی شادی میں کام کریں...

معوذ انسان بنو بہن کی شادی میں بھائی کام نہ کریں گے تو کون کرے گا بھائی ہونے کا حق ادا کرو...

ہاہاہاہاہاماما کبھی اس کو بھی سمجھا دیا کرے بہن ہونے کا حق ادا کر دیا کرے...

کس کا حقوق کی بات ہو رہی ہے اندر داخل ہوتے طلال صاحب نے معوذ سے پوچھا...

وہ پاپا کچھ نہیں میں ماما سے کہہ رہا تھا کہہ جو کام کرنے ہو مجھے کہہ بھائی ہی آخر بہن کی شادی میں کام نہیں کرے گا تو کون کرے گا...

معوذ کی بات پر وہاں مجود کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا...

ہمم تم کب سے سمجھدار ہو گے...

جب سے آپکو دیکھا... معوذ کی زبان پھسلی...

کیا کہا...

جانے دو طلال فیضان صاحب نے روکا اور سب کو جانے کا حکم دیا...

ہائے بچا لیا چاچو نے وورنہ صبح میرے کل ہوتے...

اتنا ڈرتے ہو بھائی سے تھا ان کے سامنے سوچ کے بولا کرو...

چاچو آپ کے ہوتے کیسا ڈر ہٹلر سے...

معوذ مار نہ کھا لینا...

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے...

معوذ نے ڈرامے انداز میں آنسو صاف کرتے کہا...

دفعہ ہو جا کے سو اب فیضان صاحب کہہ کے کمرے طرف بڑھ گے...

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

خوشگوار ماحول میں سب کھانا کھا رہے تھے کہ عبیر کے موبائل پہ کال آئی جس کو سنتے وہ کھانا چھوڑ کر اٹھ گیا... کہا جا رہے ہو برخوردار... آغا جان ایک کیس ہے بس اس کے سلسلے میں جا رہا... ہمم جاؤ" فی امان اللہ "... میں کہتی ہوں آغا جاں آپ چھڑوا کیوں نہیں دیتے یہ پولیس کی نوکری آخر کس چیز کی کمی ہے شازر اور آحل کی طرح اس کو کیوں نہیں فیکٹری بھیجتے... ثناء بیگم کو عبیر کی پولیس کی نوکری ایک آنکھ نہ بھاتی... بڑی بہو یہ تم بھی جانتی ہو اس کا جنون ہے یہ نوکری میرے کہنے پر وہ چھوڑ تو دے گا مگر خوش نہیں رہے گا... مجھے عبیر کی خوشی زیادہ عزیز ہے... ثناء بیگم خاموش ہو گئی کیونکہ وہ بھی جانتی ہے عبیر کی جان ہے۔ اپنی نوکری میں... کھانے کے بعد چائے کا۔ دور چلا اور زرش بیگم کی بھی 11 بجے واپسی کے لیے روانہ ہو گئی...

کراچی میں ایک بہت بڑے آدمی کے گھر پہ ریڈ کی جس کو عبیر لیڈ کر رہا... ریڈ کامیاب رہی بڑی مقدار میں ہروئین برامد ہوئی تھی... عبیر کو دورانِ ریڈ بازوں پہ گولی لگی... جس کی ڈریسنگ کروا کے وہ رات تین بجے گھر واپس آیا... عاشر اور معوذ لاؤنج میں عبیر کا انتظار کرتے کرتے سو گئے تھے... عبیر کی نظر ان۔ دونوں پہ پڑی جو صوفہ پر بے ترتیب انداز میں لیٹے تھے... اس کو ان دونوں پہ پیار آیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں اس کے انتظار کرتے سو گے۔ ہیں... عبیر نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو اٹھایا... عاشر تو ایک آواز پہ اٹھ

گیا... کب آئے تم... بس ابھی ابھی... عاشر نے عبیر کی خون آلودہ شرٹ دیکھی تو پریشان ہو گیا کیا ہوا تمہیں یہ خون کیسا ہے... کچھ نہیں یار بس گولی چھو کے گزر گئی... معوذ جو ان کی باتوں کی آواز پہ اٹھ گیا تھا گولی کا سن کے کرنٹ کھا کے اچھلا... عبیر بھائی آپ ٹھیک تو ہو معوذ اتنا اونچا بولا کہ عبیر کو اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر چپ کروانا پڑا... معوذ آہستہ ماما چچی کسی نے سن لیا نا یہاں آنسو بہا بہا کے سیلاب لے۔ آئے گی اور میری نوکری بھی جائے گی... عبیر تجھے ابھی بھی بس اپنی نوکری کی فکر ہے بڑی ماما کو پتہ چلا نہ تجھے گولی لگی جانتا ہے نہ ان کی کیا حالت ہو گی... انہیں کوئی کچھ نہیں بتائے گا سمجھے تم دونوں... ٹھیک ہے چلو اب تم جا کے آرام کرو بہت دیر ہو گئی ہے... عبیر بھائی میں آج آپ کے ساتھ سو گا... معوذ میں ٹھیک ہو اس کی ضرورت نہیں... بھائی کہا نہ میں آپ کے ساتھ ہی سو گا چلے اب... تمہیں نہ بہانہ چاہیے میرے کمرہ میں رہنے کا... عبیر بھائی آپ کا سب کچھ میرا ہی ہے آخر آپ کا پیارا کزن ہو... کزن صاحب آپ منہ بند کر کے ایک کونے میں سو جائیں اور مجھے بھی سونے دے...

صبح تک عبیر کو شدید بخار ہو گیا وہ نیم بے ہوش تھا ڈاکٹر کو بلایا گیا تو۔ اس نے بینڈیج بدلی اور سکون آور انجیکشن لگا۔ دیا... ثناء بیگم کو جب عبیر کو گولی لگی کا پتہ چلا۔ تو ان کا ٹینشن سے بی پی ہائی ہو گیا... شہریار صاحب انہیں حوصلہ دے رہے کے عبیر ٹھیک ہے مگر ماں کا دل کسی صورت چین نہیں لے۔ رہا تھا... شہریار اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ کیوں نہیں چھوڑ دیتا یہ پولیس کی نوکری... ثناء میں اس سے بات کرو گا

ابھی تم ریلیکس ہو وہ بلکل ٹھیک ہے... بھابھی جوس پی لے بہتر محسوس کرے گی... عائشہ میرا دل نہیں کر رہا... شہریار صاحب نے جوس لے۔کر خود ثناء بیگم کو پلایا... آہم آہم اندر داخل ہوتے سکندر نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا میں نے کچھ نہیں دیکھا... میں نے بھی سکندر کے پیچھے کھڑے اسفند بھی بولا... سدھر نہیں سکتے تک لوگ بلکہ سدھرنے کی امید رکھنا بھی غلط ہے ان سے... شہریار صاحب کہہ کے باہر نکل گئے... ماما لگتا ہے پاپا شرما گئے ہیں... ہاہاہاہا بہت بد تمیز ہو تم دونوں... جیسے بھی ہیں آپ کی بیٹے ہیں... دونوں کہہ کے ثناء بیگم کے گلے لگ گئے....

انائیہ کو عبیر کی حالت کا پتہ چلتا ہے تو وہ بے چین ہو جاتی ہے دل اس کو دیکھنا کی خواہش کرتا ہے تو دماغ روکتا ہے انائیہ کو اپنی حالت سمجھ نہیں آتی وہ جلے پاؤں بلی کی۔طرح یہاں وہاں چکر لگا رہی ہوتی ہے کیا ہوا انائیہ کب سے دیکھ رہی ہوں یہاں سے وہاں تک زمین ناپ رہی ہو... کچھ نہیں اریشہ بس ایسے ہی... اچھا چھوڑو آؤ عبیر بھائی کو دیکھ کے آتے ہیں تم۔ایک بار بھی ان کا۔پتہ لینے نہیں گئی... مجھے نہیں جانا... اب وہ اریشہ کو کیا بتاتی کہ وہ بھی کب سے جانے کا۔سوچ رہی ہے... کیوں نہیں جانا کزن ہے تمہارے انائیہ اپنی یکطرفہ دشمنی کسی اور دن دیکھانا ابھی چلو میرے ساتھ اریشہ عنائیہ کا ہاتھ پکڑ کے باہر کی طرف بڑھ گئی...

عبیر کے کمرہ میں جب وہ دونوں داخل ہوئی تو اریشہ نے سلام کیا کیسے ہیں عبیر بھائی... عبیر جو اریشہ کے ساتھ کھڑی عنائیہ کو دیکھ رہا تھا جس کا ھاتھ ابھی تک اریشہ کے ھاتھ میں تھا جس کا مطلب اریشہ اسے

زبردستی لے کے آئی تھی عبیر کو اس پر غصہ آیا... ٹھیک ہو... عنائیہ شاید تم عبیر بھائی کی عیادت کرنے آئی ہو اریشہ نے آہستہ آواز میں کہا... میں آئی نہیں لائی گئی ہو... عبیر انائیہ کی بات سن کے کے خون کے گھونٹ پی گیا... اریشہ اب۔ میں سونا چاہتا ہوں ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ سخت ہو گیا... او کے بھائی آپ ریسٹ کرے...

ان کے جانے کے بعد عبیر نے اپنا غصہ گلاس پہ نکالا جو زمین پر ٹوٹ کے بکھر گیا تھا... کیوں انائیہ آخر کیوں میں کل سے تمہارا انتظار کر رہا تھا... نفرت کرتا ہوں میں تم سے ہمیشہ دکھ کے علاوہ دیا کیا ہے تم نے مجھے بچپن سے اب تک انائیہ نے عبیر شہریار کو دکھ اور تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دیا پھر بھی میرا دل تمہارے نام سے دھڑکنے لگا ہے آخر کیوں عبیر اپنا سر ہاتھوں میں جھکا کر بیٹھ گیا... کیا ہوا عبیر ایسے کیوں بیٹھے ہو اور یہ گلاس کیسے ٹوٹ گیا... کچھ نہیں ارحم گلاس ہاتھ لگ گیا تو ٹوٹ گیا... عبیر تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے درد تو نہیں ہو رہا... نہیں... ارحم ایسا کیوں ہوتا ہے جو بات آپ کو دکھ کا سبب بنے آپ پھر بھی اس کے بارے میں سوچتے ہو... عبیر سچ بتا کیا ہوا ہے... کچھ نہیں یار میں ویسے ایک بات پوچھ رہا... آہاں... عبیر کی بات پر ارحم کے دل میں دعا کا خیال آیا وہ بھی تو ارحم کے دردِ سبب بنی مگر دل پھر بھی اس کیلئے دھڑکتا... ارحم نے آہ بڑھتے ہوئے کہا...

کچھ لوگ دل سے اترتے ہی نہیں بلکہ اپنے غلط رویوں کے باعث بھی روز اول کی طرح دل میں براجمان ھوتے ہیں۔۔۔!!!

یہ الفاظ عبیر اور ارحم دونوں کے دل کی حالت کے عکاسی تھے...

انائیہ کی عبیر ساتھ کبھی نہیں بنی تھی... دونوں ہی گھر کے بڑے بچے تھے سب کے لاڈلے... مگر انائیہ کو ایسا لگتا تھا کہ سب عبیر کو زیادہ پیار دیتے ہیں اس لئے اس نے عبیر سے یکطرفہ دشمنی کرلی... انائیہ ہر وہ کام کرنا فرض سمجھتی جس سے عبیر روکتا... عبیر نے بھی شروع میں اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر اس کو باز نہ آتے

جھانگیر ولا میں آج خوشگوار صبح کے ساتھ ہر طرف ہلچل مچی ہوئی تھی... انائیہ کی سسرال والے آرہے... زرش بیگم انائیہ کی ساس اور عائشہ بیگم کی بچپن کی سہیلی اور خالہ زاد بھی ہے... زرش بیگم اور علی صاحب کا ایک بیٹا سبحان شاہ جو انائیہ کا منگیتر بھی ہے... عائشہ اور زرش بیگم نے سبحان اور انائیہ کی منگنی بچپن میں طے کی تھی... آفیشل منگنی کی جگہ علی شاہ نے نکاح کرنے کا مطالبہ کیا... جھانگیر صاحب کو ان کے مطالبہ سے کوئی اطراز نہیں تھا... زرش اور علی شاہ نکاح کا جوڑا دینے آج جھانگیر ولا آئے...

اسلام وعلیکم زرش بیگم نے سب کو سلام کیا اور جھانگیر صاحب کی طرف بڑھ گئی... آغا جان میں آگئی آج آپ سے اپنی امانت لینے... ابھی نکاح ہو رہا ہے لڑکی اتنی جلدی نہیں ہم تمہیں اپنی جان کا ٹکڑا لے کے

جانے دیتے.... ہاہاہاہا آغا جان وہ میرے سبحان کی امانت ہے اور ہم اپنی امانت آج نہیں تو کل لے ہی جائے گئے... زرش آنٹی آپ آج ہی لے جائے یہ چڑیل آپکو مبارک... ہاہاہاہاہاسب کا قہقہہ گونجا... عاشر کے بچے آج نہیں بچتے تم میرے ہاتھوں انائیہ عاشر کے پیچھے بھاگی... پہلے پکڑ کے تو دیکھاؤں چڑیل... عاشر کہتا ہوا اوپر بھاگ گیا... انائیہ جو اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی پاؤں مڑنے کی وجہ سے گرنے لگی تو عبیر نے جلدی سے اسے سہارا دیا... انائیہ گھڑنے کے خوف سے آنکھیں بند کی تھی اب خود کو کسی کی باہوں میں ہونے کے احساس سے آرام سے کھولی... عبیر کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر دل کی ایک بیٹ مس ہوئی... اللہ نے آنکھیں دیکھنے کے لئے دیں ہیں اس کا استعمال کر لیا کرو کبھی عبیر نے انائیہ کو کھڑا کرتے ہوئے غصہ سے کہا... انائیہ کا چہرہ ہتک سے سرخ ہو گیا... میں

نے تمہیں دعوت نہیں دی تھی مجھے بچانے آو... اگلی بار دعوت دو گی بھی تو نہیں بچاؤ گا... تم سے مدد مانگنے سے پہلے میں مرنا پسند کرو گی... شوق سے مرو عبیر کہتا ہوا لاؤنج کی طرف بڑھ گیا... ہوں کمینہ سمجھتا کیا ہے خود کو... انائیہ کس کو کمینہ کہہ رہی اریشہ جو انائیہ کو بولانے آئی اس کے آخری الفاظ سن کے پوچھا... وہی ایس پی جو اپنی آفیسری جب دل کرے مجھ پہ دیکھاتا ہے... انائیہ اللہ جانے تمہیں عبیر بھائی سے کیا دشمنی ہے... وہ بہت ڈیسنٹ اور سوئیٹ نیچر کے ہے...

کڑوا کریلا جیسا ھے ہنہ.... انائیہ کہہ کے لاؤنج میں چلی گئی.... آؤ انائیہ بیٹا اپنے نکاح کا جوڑا دیکھو سبحان کی پسند کا ہے... پہنانا مجھے ہے یا اس سبحان شاہ کو انائیہ بس یہ سوچ سکی... واؤ بہت خوبصورت ہے اریشہ نے کہا... جبکہ انائیہ نے ایک نظر کے بعد دوبارہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا...

خوشگوار ماحول میں سب کھانا کھا رہے تھے کہ عبیر کے موبائل پہ کال آئی جس کو سنتے وہ کھانا چھوڑ کر اٹھ گیا... کہا جا رہے ہو برخوردار... آغا جان ایک کیس ہے بس اس کے سلسلے میں جا رہا... ہمم جاؤ" فی امان اللہ "... میں کہتی ہوں آغا جاں آپ چھڑوا کیوں نہیں دیتے یہ پولیس کی نوکری آخر کس چیز کی کمی ہے شازر اور آحل کی طرح اس کو کیوں نہیں فیکٹری بھیجتے... ثناء بیگم کو عبیر کی پولیس کی نوکری ایک آنکھ نہ بھاتی... بڑی بہو یہ تم بھی جانتی ہو اس کا جنون ہے یہ نوکری میرے کہنے پر وہ چھوڑ تو دے گا مگر خوش نہیں رہے گا... مجھے عبیر کی خوشی زیادہ عزیز ہے... ثناء بیگم خاموش ہو گئی کیونکہ وہ بھی جانتی ہے عبیر کی جان ہے۔ اپنی نوکری میں... کھانے کے بعد چائے کا۔ دور چلا اور زرش بیگم کی بھی 11 بجے واپسی کے لیے روانہ ہو گئی...

کراچی میں ایک بہت بڑے آدمی کے گھر پہ ریڈ کی جس کو عبیر لیڈ کر رہا... ریڈ کامیاب رہی بڑی مقدار میں ہروئین برامد ہوئی تھی... عبیر کو دورانِ ریڈ بازوں پہ گولی لگی... جس کی ڈریسنگ کروا کے وہ رات تین بجے گھر واپس آیا... عاشر اور معوذ لاؤنج میں عبیر کا انتظار کرتے کرتے سو گئے تھے... عبیر کی نظر ان۔ دونوں پہ

پڑی جو صوفہ پر بے ترتیب انداز میں لیٹے تھے... اس کو ان دونوں پہ پیار آیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں اس کے انتظار کرتے سو گے۔ ہیں... عبیر نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو اٹھایا... عاشر تو ایک آواز پہ اٹھ گیا... کب آئے تم... بس ابھی ابھی... عاشر نے عبیر کی خون آلودہ شرٹ دیکھی تو پریشان ہو گیا کیا ہوا تمہیں یہ خون کیسا ہے... کچھ نہیں یار بس گولی چھو کے گزر گئی... معوذ جو ان کی باتوں کی آواز پہ اٹھ گیا تھا گولی کا سن کے کرنٹ کھا کے اچھلا... عبیر بھائی آپ ٹھیک تو ہو معوذ اتنا اونچا بولا کہ عبیر کو اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر چپ کروانا پڑا... معوذ آہستہ ماما چچی کسی نے سن لیا نا یہاں آنسو بہا بہا کے سیلاب لے۔ آئے گی اور میری نوکری بھی جائے گی... عبیر تجھے ابھی بھی بس اپنی نوکری کی فکر ہے بڑی ماما کو پتہ چلا نہ تجھے گولی لگی جانتا ہے نہ ان کی کیا حالت ہو گی... انہیں کوئی کچھ نہیں بتائے گا سمجھے تم دونوں... ٹھیک ہے چلو اب تم جا کے آرام کرو بہت دیر ہو گئی ہے... عبیر بھائی میں آج آپ کے ساتھ سو گا... معوذ میں ٹھیک ہو اس کی ضرورت نہیں... بھائی کہانہ میں آپ کے ساتھ ہی سو گا چلے اب... تمہیں نہ بہانہ چاہیے میرے کمرہ میں رہنے کا... عبیر بھائی آپ کا سب کچھ میرا ہی ہے آخر آپ کا پیارا کزن ہو... کزن صاحب آپ منہ بند کر کے ایک کونے میں سو جائیں اور مجھے بھی سونے دے...

صبح تک عبیر کو شدید بخار ہو گیا وہ نیم بے ہوش تھا ڈاکٹر کو بلایا گیا تو۔ اس نے بینڈیج بدلی اور سکون آور انجیکشن لگا۔ دیا... ثناء بیگم کو جب عبیر کو گولی لگی کا پتہ چلا۔ تو ان کا ٹینشن سے بی پی ہائی ہو گیا... شہریار

صاحب انہیں حوصلہ دے رہے کے عبیر ٹھیک ہے مگر ماں کا دل کسی صورت چین نہیں لے۔رہا تھا... شہریار اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ کیوں نہیں چھوڑ دیتا یہ پولیس کی نوکری... ثناء میں اس سے بات کرو گا ابھی تم ریلیکس ہو وہ بلکل ٹھیک ہے... بھابھی جوس پی لے بہتر محسوس کرے گی... عائشہ میرا دل نہیں کر رہا... شہریار صاحب نے جوس لے۔کر خود ثناء بیگم کو پلایا... آہم آہم اندر داخل ہوتے سکندر نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا میں نے کچھ نہیں دیکھا... میں نے بھی سکندر کے پیچھے کھڑے اسفند بھی بولا... سدھر نہیں سکتے تک لوگ بلکہ سدھرنے کی امید رکھنا بھی غلط ہے ان سے... شہریار صاحب کہہ کے باہر نکل گئے... ماما لگتا ہے پاپا شرما گئے ہیں... ہاہاہاہا بہت بد تمیز ہو تم دونوں... جیسے بھی ہیں آپ کی بیٹے ہیں... دونوں کہہ کے ثناء بیگم کے گلے لگ گئے....

انائیہ کو عبیر کی حالت کا پتہ چلتا ہے تو وہ بے چین ہو جاتی ہے دل اس کو دیکھنا کی خواہش کرتا ہے تو دماغ روکتا ہے انائیہ کو اپنی حالت سمجھ نہیں آتی وہ جلے پاؤں بلی کی۔طرح یہاں وہاں چکر لگا رہی ہوتی ہے کیا ہوا انائیہ کب سے دیکھ رہی ہوں یہاں سے وہاں تک زمین ناپ رہی ہو... کچھ نہیں اریشہ بس ایسے ہی... اچھا چھوڑو آؤ عبیر بھائی کو دیکھ کے آتے ہیں تم۔ایک بار بھی ان کا۔پتہ لینے نہیں گئی... مجھے نہیں جانا... اب وہ اریشہ کو کیا بتاتی کہ وہ بھی کب سے جانے کا۔سوچ رہی ہے... کیوں نہیں جانا کزن ہے تمہارے انائیہ اپنی یکطرفہ دشمنی کسی اور دن دیکھانا ابھی چلو میرے ساتھ اریشہ عنائیہ کا ہاتھ پکڑ کے باہر کی طرف بڑھ گئی...

عبیر کے کمرہ میں جب وہ دونوں داخل ہوئی تو اریشہ نے سلام کیا کیسے ہیں عبیر بھائی... عبیر جو اریشہ کے ساتھ کھڑی عنائیہ کو دیکھ رہا تھا جس کا ھاتھ ابھی تک اریشہ کے ھاتھ میں تھا جس کا مطلب اریشہ اسے زبردستی لے کے آئی تھی عبیر کو اس پر غصہ آیا... ٹھیک ہو... عنائیہ شاید تم عبیر بھائی کی عیادت کرنے آئی ہو اریشہ نے آہستہ آواز میں کہا... میں آئی نہیں لائی گئی ہو... عبیر انائیہ کی بات سن کے کے خون کے گھونٹ پی گیا... اریشہ اب۔ میں سونا چاہتا ہوں ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ سخت ہو گیا... او کے بھائی آپ ریسٹ کرے...

ان کے جانے کے بعد عبیر نے اپنا غصہ گلاس پہ نکالا جو زمین پر ٹوٹ کے بکھر گیا تھا... کیوں انائیہ آخر کیوں میں کل سے تمہارا انتظار کر رہا تھا... نفرت کرتا ہوں میں تم سے ہمیشہ دکھ کے علاوہ دیا کیا ہے تم نے مجھے بچپن سے اب تک انائیہ نے عبیر شہریار کو دکھ اور تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دیا پھر بھی میرا دل تمہارے نام سے دھڑکنے لگا ہے آخر کیوں عبیر اپنا سر ھاتھوں میں جھکا کر بیٹھ گیا... کیا ہوا عبیر ایسے کیوں بیٹھے ہو اور یہ گلاس کیسے ٹوٹ گیا... کچھ نہیں ارحم گلاس ھاتھ لگ گیا تو ٹوٹ گیا... عبیر تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے درد تو نہیں ہو رہا... نہیں... ارحم ایسا کیوں ہوتا ہے جو بات آپ کو دکھ کا سبب بنے آپ پھر بھی اس کے بارے میں سوچتے ہو... عبیر سچ بتا کیا ہوا ہے... کچھ نہیں یار میں ویسے ایک بات پوچھ رہا... آہاں... عبیر کی بات پر

ارحم کے دل میں دعا کا خیال آیا وہ بھی تو ارحم کے دردِ سبب بنی مگر دل پھر بھی اس کیلئے دھڑکتا... ارحم نے آہ بڑھتے ہوئے کہا...

کچھ لوگ دل سے اترتے ہی نہیں بلکہ اپنے غلط رویوں کے باعث بھی روز اول کی طرح دل میں براجمان ھوتے ہیں۔۔۔!!!

یہ الفاظ عبیر اور ارحم دونوں کے دل کی حالت کے عکاسی تھے...

انائیہ کی عبیر ساتھ کبھی نہیں بنی تھی... دونوں ہی گھر کے بڑے بچے تھے سب کے لاڈلے... مگر انائیہ کو ایسا لگتا تھا کہ سب عبیر کو زیادہ پیار دیتے ہیں اس لئے اس نے عبیر سے یکطرفہ دشمنی انائیہ ہر وہ کام کرنا فرض سمجھتی جس سے عبیر روکتا... عبیر نے بھی شروع میں اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر اس کو باز نہ آتے دیکھ کر سمجھانا چھوڑ دیا... عبیر پہل نہیں کرتا تھا مگر انائیہ کچھ کہتی تو خاموش بھی نہیں رہتا تھا... ایسے لڑتے لڑتے دونوں میں کافی فاصلے آ گئے...

دعا کیچن میں چائے بنا رہی تھی جب ارحم چائے کا کہنے آیا مگر وہاں دعا کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا... دعا نے بھی اسے دیکھ کے منہ پھیر لیا... چائے بنا رہی ہو تو ایک کپ میرے لیے بھی بنا دو... نوکر نہیں میں تمہاری خود بنا لو یا کک کو کہ دو... اگر تم بنا دو گی تو ہاتھ نہیں ٹوٹ جائے گے تمہارے... میں تمہیں مر رہے ہو پانی نہ پلاو چائے دور کی بات ہے دعا کہ کے کپ میں چائے ڈالنے لگی جب ارحم نے غصہ سے دعا کا بازو پکڑا اور اسی

وقت دعا کے ھاتھ پہ چائے گری... افف... درد اور جلن کی شدت سے دعا نے رونے لگ گئی... سو سوری دعا میں جان کے نہیں کیا... دعا کو روتے دیکھ کر ارحم کی جان پہ بن آئی تھی... دعا یہاں بیٹھو ارحم نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا کہا دعا کا جلا ھاتھ ارحم کے ھاتھ میں تھا... دعا پلیز رونا بند کرو میں آلمینٹ لے کے آتا ہو... ارحم آلمینٹ لے کر آیا دعا ھاتھ دو... نہیں تم جاؤں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے... دعا میں کہا ھاتھ دو... دعا کی آنسو بڑھی آنکھوں میں دیکھ کے بولا تو ارحم کو لگا وہ ان آنکھوں میں ڈوب جائے گا... ارحم نے زبردستی ھاتھ پکڑ کے آلمینٹ لگائی... سس... درد سے دعا نے آنکھیں بند کر لی... ارحم کو خود پہ غصہ آیا کہ اس کی وجہ سے دعا کو تکلیف ہوئی... اگر مرحم ہی لگانا ہو تو لوگ درد دیتے ہی کیوں ہیں... درد اگر میں دیا ہو تو مرحم۔ بھی لگانا میرا حق ہے... ہاہاہا حق کی بات تم تو نہ کرو ارحم... کوئی حق نہیں ہے تمہارا مجھ پر... ھمم ارحم بغیر کچھ بولے کیچن سے نکلنے لگا تو اس کے پاؤں میں کانچ لگ گیا... دعا بھاگ کر ارحم کے پاس آئی... ارحم کی تکلیف وہ محسوس کر رہی تھی... پیچھے ہٹو کچھ نہیں ہوا مجھے... کیسے کچھ نہیں ہوا اتنا خون نکل رہا ہے... تو تمہیں کیا نکلنے دو تم کیوں تڑپ رہی ہو... میں تڑپ نہیں رہی بس مجھ سے خون نہیں دیکھا جاتا دعا نے خود کو کمپوز کیا... دشمن کے خون میں دیکھ کے خوش ہونا چاہیئے... دشمن نہیں ہو تم... پھر دوست ہو کیا... اب نہیں پر کبھی تو تھے نہ... نہ دوست ہو نہ دشمن اس تڑپ کو میں کیا نام دو ارحم کے لہجے میں شوخی تھی... مرو تم دعا کہہ کے باہر نکل گئی...

دوستی میں تڑپ نہیں ہوتی حق ہوتا ہے مگر

جب حق کی جگہ تڑپ آجائے تو وہاں محبت ہو جاتی ہے.... اسفند اور عاشر نے کیچن سے نکلتی دعا سے پوچھا ارحم کو کئ دیکھا ہے... ہاں کیچن میں ہیں... دونوں جب کیچن میں آئے ارحم کانچ نکال کے بینڈ یج کر رہا تھا اب تمہیں کیا ہو گیا... کچھ نہیں بس چھوٹا سا زخم ھے... عاشر بھائی آپ کو نہیں لگتا ارحم بھائی بینڈ یج لگوا کے عبیر بھائی کا ساتھ دینا چاہ رہے ہیں... فضول ہی بولنا تم ہمیشہ ارحم نے اسفند سے کہا... چل ارحم یار ہم گھومنے جا رہے آجا جلدی فارس معوذ عبیر باہر انتظار کر رہے ہیں... چلو یار... تینوں باہر کی طرف بڑھ گئے...

****

انائیہ اریشہ دعا تینوں بور ہو رہی تھی ۰۰۰ یار کچھ کرو میں بور ہو کے نہیں مرنا چاہتی ۰۰۰ دعا بور ہونے سے کوئی نہیں مرتا ۰۰۰ انائیہ ہم شوپنگ کرنے چلے میں نے ابھی تک نکاح کا سوٹ نہیں لیا ۰۰۰ نکاح تمہارا ہے کیا جو اتنے سوٹ کی فکر ہے ۰۰۰ اب ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہے نکاح کٹ ہفتہ رہ گیا ہے اور تیاری کا نام نشان نہیں ہے ۰۰۰ مجھے شوپنگ کا شوق نہیں ہے ۰۰۰ توبہ ہے انائیہ کتنی غلط بیانی کر رہی ہو ۰۰۰ اریشہ تمہیں پتہ ہے عبیر بھائی کے ساتھ ہم شوپنگ پر گئے بھائی نے اتنا کہا کہ انہیں کئ کام سے جانا ہے ہم کل آ کے خرید لے گئے پر انائیہ میڈم نے اس دن ہی شوپنگ کے سب ریکارڈ توڑ دیئے ایک ایک دکان پہ گھنٹہ

لگایا۔۔۔مال جب بند ہونے لگا انائیہ بی بی تب جا کے باہر نکلی۔۔۔انائیہ کو وہ دن یاد آ گیا اس نے عبیر کو تنگ کرنے کے لئے یہ سب کیا تھا۔۔۔انائیہ کی مسکراہٹ دیکھ کر اریشہ سب سمجھ گئی۔۔۔اچھا چھوڑو یہ باتیں اور چلو شوپنگ پہ۔۔۔جائے گئے کیسے ڈرائیور تو پھوپھو کو لے کر گیا ہے ان کی دوست طرف۔۔۔اوو۔۔۔اتنے لڑکے ھیں کسی کے بھی ساتھ چلتے ہیں۔۔۔جی جی ضرور ہم کہے گی اور وہ جیسے ہمیں لے۔جائے گے۔۔۔دعا نے جل کے کہا۔۔۔انائیہ تم معوذ کو کہنا وہ لے جائے گا۔۔۔نام نہ لو اس منحوس کا۔۔۔رات کو میں نے کہا چاٹ لا دو صاف انکار کر گیا۔۔۔اریشہ تم ارحم کو کہو وہ ضرور لے جائے گا۔۔۔آؤ کوشش کرتی ہوں۔۔۔تھوڑی دیر میں وہ تینوں ارحم کے سر پر کھڑی تھی۔۔۔جو ابھی باہر سے آیا تھا ان تینوں کو ساتھ دیکھ کے پوچھا میں تم لوگوں کا قرضہ دینا ہے کیا۔۔۔نہیں۔۔۔تو پھر میرے سر پر کیوں کھڑی ہو۔۔۔ارحم میرے پیارے بھائی۔۔۔یہ میں کیا سن رہا بھائی اریشہ طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔ہاں بھائی۔۔۔سمجھ گیا میں کام ہے تمہیں مجھ سے ورنہ اتنی عزت تم لوگ مجھے کبھی نہ دو۔۔۔جو چیز اللہ نے نہیں دی اسے وہ یہ ہم سے لے کر کیا کرے گا دعا نے انائیہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔بھائی ہمیں مارکیٹ تک لے جاؤ پلیز۔۔۔سوری یار مجھ سے نہیں خوار ہوا جاتا تم لڑکیوں ساتھ مارکیٹ میں ارحم کہ کے اندر چلا گیا۔۔۔ہنہہ کمینہ کہی کا۔۔۔تینوں یک زبان بولی۔۔۔

اب کیا کرے کس کے ساتھ جائے ۔۔۔ آئیڈیا ایک انسان ایسا ہے جو انکار نہیں کرے گا ۔۔۔ جلدی بتاؤ کون ہے انائیہ نے بے صبری سے پوچھا ۔۔۔ عبیر بھائی اریشہ نے کہا ۔۔۔ نہیں کسی اور کا سوچو ۔۔۔ انائیہ عبیر بھائی کے علاوہ تمہیں لگتا ہے کوئی ہمیں لے کے جائے گا تو تم ہی بتا دو ۔۔۔ دو منٹ سوچنے کے بعد انائیہ کو عبیر کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ملا ۔۔۔ اوکے پر اسے کہنے میں ساتھ نہیں جاو گی ۔۔۔ اوکے نہ جاو میں بلا کے۔لاتی ہوں اریشہ کہہ کے عبیر کے کمرہ طرف بڑھ گئ ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اریشہ کے ساتھ عبیر آتا دکھائی دیا ۔۔۔ یاہو دعا نے کہا ۔۔۔ جلدی باہر آو میں گاڑی نکالتا ہوں ۔۔۔ چلو اب جلدی وہ تینوں باہر کی طرف بڑھ گئ ۔۔۔ ان تینوں کو پیچھے بیٹھتا دیکھ کر عبیر بولا میں ڈرائیور نہیں تم لوگوں کا آگے آو ایک ۔۔۔ انائیہ جو ابھی گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی اس کی آواز پہ فرنٹ ڈور کھولنے لگی تو عبیر بولا دعا گڑیا آپ آگے آجاؤ ۔۔۔ انا ہیہ کا لاک طرف بڑھتا ہاتھ رک گیا ۔۔۔ عبیر نے اس دن کا۔بدلہ لیا تھا جب وہ اسے دیکھنے آئی تھی ۔۔۔ اوکے بھائی ۔۔۔ دعا آگے عبیر ساتھ اور اریشہ اور انائیہ پچھلی سیٹ بر تھی ۔۔۔ انائیہ کا غصہ سے برا حال تھا مگر دعا اور اریشہ کی وجہ سے خود پہ کنٹرول کیا ۔۔۔ سارا راستہ خاموشی سے گزرا مال میں داخل ہو کہ انائیہ کا موڈ بھی ٹھیک ہو گیا ۔۔۔ اریشہ دعا آو پہلے "limelight" پہ دیکھتے ہیں ۔۔۔ انہیں اپنے پسند کے سوٹ مل گئے تو تینوں میچنگ چوڑیاں اور جوتا دیکھنے لگ گئی جب انائیہ کو عبیر کسی لڑکی ساتھ کھڑا ہنستا ہوا دیکھائی دیا ۔۔۔ نا جانے کیوں انائیہ کا موڈ آف ہو گیا عبیر کو کسی لڑکی ساتھ دیکھ کر ۔۔۔ دعا

اریشہ چلے اب ۔۔۔ نہیں انائیہ ابھی میری چوڑیاں رہتی ہیں ۔۔۔ اریشہ پھر آ کے لے جانا میرے سر میں درد ہو رہا ہے وہ کہہ کے عبیر طرف بڑھ گئی جو ابھی تک اس لڑکی ساتھ باتوں میں مصروف تھا ۔۔۔ چلے اب انائیہ نے اس لڑکی کو اگنور کرتے ہوئے عبیر سے کہا ۔۔۔ اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتے ہیں انائیہ عبیر نے سرخوشی کی انائیہ ہی کیا جس پر کوئی بات اثر کر جائے ۔۔۔ آخر عبیر نے ہی اخلاقیات نبھائیں ۔۔۔ انائیہ ان سے ملو یہ میرے سر کی بیٹی اور میری بہت اچھی دوست حریم اور حریم یہ معوذ کی بہن ہے ۔۔۔ اوو حریم نے انائیہ کیطرف ہاتھ بڑھایا جس کو نا۔ چاہتے ہوئے بھی انائیہ نے تھام لیا ۔۔۔ اریشہ اور دعا کو بھی آتے دیکھ کر عبیر نے حریم سے لنچ کا وعدہ کرتے ہوئے اجازت لے کے گاڑی طرف بڑھ گیا ۔۔۔

گھر آ کر انائیہ سر درد کا کہہ کے کمرہ میں بند ہو گی ۔۔۔ معوذ کی بہن ہنہ اس کی تو میں کچھ لگتی ہی نہیں نہ جیسے کمینہ کہی کا ۔۔۔ اسے کیسے اپنی دوست کہہ رہا تھا جس سے رشتہ ہے وہ کہتے تو تکلیف ہوتی ہے نہ موصوف کو ۔۔۔ میں کیوں اپنا خون جلا رہی ہو مجھے کیا وہ دوست بنے اسکی یا بیوی میری بلا۔ سے ۔۔۔ انائیہ نے جلد ہی ازلی دشمنی کے خول میں واپس لوٹ آئی ۔۔۔ انائیہ کے موبائل میں رنگ ہوئی ۔۔۔ سبحان شاہ کا نام دیکھ کے کوفت ہوئی اب اس کو کیا کام پر گیا مجھ سے ۔۔۔ موبائل دوبارہ رنگ کرتے دیکھ کر اس نے مجبوراً کال اٹینڈ کی ۔۔۔ السلام و علیکم دوسری طرف سے سلامتی بھیجی گئی ۔۔۔ والیکم السلام ۔۔۔ کیس ہیں آپ ۔۔۔ ٹھیک ہو ۔۔۔ میرا حال احوال نہیں پوچھو گی ۔۔۔ ٹھیک ہے تو کال کر رہے ہیں ۔۔۔ ہاہا ۔۔۔ انائیہ

کی بات پہ سبحان شاہ نے قہقہہ لگایا۔۔۔کیوں کال کی آپ نے۔۔۔میں اپنی ہونے والی بیوی کو کال نہیں کر سکتا کیا۔۔۔کر سکتے ہیں پر مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔سبحان کو انائیہ کی بات ناگوار لگی۔۔۔ٹھیک ہے اب میں بات تب ہی کرو گا جب آپ انائیہ سبحان بنو گی۔۔۔ہو اللہ حافظ۔۔۔

آج کھانے کو کچھ ملنا ہے کہ نہیں۔۔۔عاشر معوذ فارس سکندر نے گھر سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔۔معوذ تو باقاعدہ ٹیبل بجا کے کھانا کھانا کی آواز لگا رہا تھا۔۔۔بس بھی کرو لڑکوں صبر سے کام لو بچی پہلی مرتبہ کچھ بنا رہی ہے ٹائم تو لگے گا ہی۔۔۔پھوپھو اللہ ہی ہو آج کھانا بن جائے۔۔۔ویسے پھوپھو یہ جنگلی بلی کو آج کیچن کا راستہ کس نے دیکھایا۔۔۔ہاہا آغا جان کا حکم ہے انائیہ کو گھر داری سیکھائی جائے۔۔۔لو سیکھ لی چڑیل نے گھر داری۔۔۔معوذ بھوک کی وجہ سے تمہارا دماغ چل گیا ہے۔۔۔ہادیہ بیگم کہہ کے کیچن طرف بڑھ گئی۔۔۔جہاں انائیہ کا حال دیکھنے لائق تھا۔۔۔انائیہ کتنی دیر ہے گڑیا۔۔۔پھوپھو بریانی دم پہ ہے سلاد تیار ہے بس یہ کباب فرائی کر رہی ہوں۔۔۔ماشااللہ میری بیٹی نے تو سب کچھ بنا لیا۔۔۔ثناء بیگم نے ستائشی نگاہوں سے انائیہ کو دیکھا جو اس خراب حلیے میں بھی انہیں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔چلیں سب ہو گیا تیار۔۔۔تم کھانا لگاؤ میں عبیر اور ارحم کو بلاتی ہوں۔۔۔

آج کھانا انائیہ نے بنایا ہے ثناء بیگم نے عبیر کو بتایا جس کا ہاتھ بریانی طرف بڑھتا رک گیا۔۔۔واقعے اس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔جی ہاں اب کھا کے بتاؤ کیسا بنا ہے۔۔۔افف اتنا خراب کباب تو بہ ہے انائیہ ہمیں

مارنے کا۔ارادہ ہے کیا جو ایسا کھانا بنایا۔۔۔معوذ چپ چاپ کھانا کھاؤ۔۔۔بھائی آپ کباب کھا کے تو دیکھے اسفند نے بھی احتجاج کیا۔۔۔اوکے میں کھاتا ہوں پھر تم لوگ بھی بغیر چوں چاں کے کھاؤ گے۔۔۔جی جی ضرور آپ کھائے تو۔۔۔عبیر نے بریانی کا چمچ لیا۔۔۔باقی سب اور انائیہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔عبیر کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ انائیہ نے بریانی کے نام پہ کیا بنایا ہے۔۔۔کچے چاول تیز نمک۔۔۔عبیر نے بہت کوشش کی اندر لے جانے کی مگر ناکام رہا وہ اٹھ کے کیچن طرف بھاگ گیا۔۔۔لو اب پتہ چل گیا بھائی کو بھی کتنا مزیدار کھانا بنایا چڑیل نے۔۔۔انائیہ روہانسی ہو گئی تین گھنٹے لگا کے اس نے یوٹیوب سے ریسپی دیکھ کر اتنی محنت سے بنایا اور یہاں سب اس کا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔انائیہ یار کھانا پیک کرو یہ تمہاری محبت میں کوئی اندھا ہی کھائے گا کوئی کیوں معوذ وہ اپنا سبحان ہے نہ وہ کھائے گا۔۔۔آنائیہ روتی ہوئی کمرہ طرف بھاگ گئی۔۔۔عبیر واپس آیا تو اسفند اور شازر نے پوچھا تو بھائی پھر کیسی لگی بریانی۔۔۔بریانی کا چھوڑو بھائی کو کوئی یہ کباب کھلائے۔۔۔دفع ہو جاؤ۔۔۔تم سب اتنا بھی برا نہیں بنا کھانا جتنا شور مچایا ہے۔۔۔اچھا تو بھائی آپ اٹھ کے کیوں بھاگے تھے بیٹھ کر کھانا تھا نہ۔۔۔وہ میں۔۔۔وہ آپ کیا۔۔۔کچھ نہیں کہہ کے عبیر باہر چلا گیا اپنے پیچھے اسے سبکے قہقے کی آواز آئی۔۔۔

جہانگیر ولا آج لائیٹ پھولوں سے۔آرائش کیا گیا ہر طرف ہل چل مچی ہوئی تھی۔۔۔جہانگیر صاحب اپنے بیٹوں کے ساتھ آخری تیاری دیکھنے آئے۔۔۔آغا جان کیسا لگ رہا ہے سب فیضان صاحب سے

پوچھا۔۔۔بہت اچھا ہے بس دیکھو کیسی چیز کی کمی نہیں رہنی چاہیے۔۔۔خیریت سے کل کا دن گزرے۔۔۔طلال عبیر کہا ہے نظر نہیں آیا دو دن سے۔۔۔آغا جان وہ اپنے کیس میں بزی ہے رات کو بھی تھوڑی دیر سے ایا تھا۔۔۔تھوڑی کیا آغا جان جناب فجر سے تھوڑی دیر پہلے آئے تھے اور 7 بجے چلا بھی گیا۔۔۔شہریار صاحب نے غصہ سے کہا۔۔۔بھائی جان جانے دے بچہ کام میں مصروف ہے۔۔۔آغا جان دیکھ رہے ہیں آپ مجال ہے فیضان اور طلال عبیر کی غلطی مان لے یا اسے کچھ کہنے دئے۔۔۔ہمم آنے دو آج میں خود پوچھتا ہو۔۔۔جس بھی وقت وہ آئے میرے پاس بھیجنا اسے آغا جان کہہ کے اندر کی طرف بڑھ گے۔۔۔

انائیہ صبح نکاح ہے یار تھوڑا سا تو اداس ہو۔۔۔انائیہ کی دونوں سہیلیاں افشاں اور ماہ نور اس دہیٹ کو رولانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔یار نہیں آرہا رونا اب گلیسرین ڈال دو میری آنکھوں میں اتنا میرا رونا ضروری ہے تو۔۔۔ساڈا چڑیاں دا چنبا ائے بابل ایسا اڑ جانا دعا اور اریشہ ڈھولک بجا رہی تھی اور یہ گانا کوئی چوتھی بار گا رہی تھی۔۔۔دعا دفاع ہو جاؤ کان پک گئے ہمیں۔۔۔میرے ایک گانا سن سن کے۔۔۔انائیہ نے دعا کو دوبارہ وہی گانا شروع کرتے دیکھا تو روکا۔۔۔انائیہ تم ہی بتا دو کون سا گاؤ۔۔۔رہنے دے میری بہن سکون دو اپنے گلے اور ہمارے کانوں کو۔۔۔انائیہ کی بات پہ جہاں نور اور اریشہ کو ہنسی آئی دعا کا موڈ آف ہو گیا۔۔۔میں نہیں بجاؤ گی اب ڈھولکی وہ کہہ کے کمرے سے چلی گئی۔۔۔انائیہ ناراض کر دیا

نا اسے اب ڈھولک کون بجائے گا افشاں نے کہا۔۔۔کوئی ناراض نہیں ہوئی ابھی واپس تمہیں وہ یہاں ڈھولک بجاتی نظر آئے گی۔۔۔انائیہ جانتی تھی کہ دعا ناراض رہ نہیں سکتی جتنی جلدی وہ ناراض ہوتی اس سے بھی جلدی وہ مان بھی جاتی تھی۔۔۔اریشہ تم دیکھو دعا کو نور نے کہا۔۔۔اوکے۔۔۔انائیہ تم خوش ہو اس نکاح سے انائیہ کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر افشاں نے پوچھا۔۔۔یار سچ بتاو تو مجھے خود نہیں پتہ میں خوش ہو کہ نہیں۔۔۔بس دل میں عجیب سی بے چینی ہے۔۔۔نکاح سے پہلے شاید ہر لڑکی کی ایسی حالت ہوتی ہو۔۔۔ویسے انائیہ یہ سبحان شاہ نیچر وائس کیسے ہیں۔۔۔ٹھیک ہے میری کبھی اس سے اتنی خاص بات نہیں ہوئی۔۔۔نور انائیہ کی ساس بہت سوئیٹ ہے میں ملی تھی لاسٹ ٹائم۔۔۔چلو اچھا ہے اچھی ساس ملنا بھی نعمت ہے۔۔۔دعا اور اریشہ کو آتا دیکھ کر افشاں نے بات بدلی یار مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔کھانا لگ گیا ہے ہم آپ کو بلانے ہی آئی ہیں۔۔۔چلو جلدی مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے انائیہ نے کہا۔۔۔پتہ نہیں کیسی دلہن ہوتی ہے جن سے نکاح سے پہلے کچھ کھایا نہیں جاتا یہاں یہ ہے ابھی چائے کے ساتھ جتنے کباب, نگٹس آنٹی نے بھیجے سب اس نے ختم کیے نور نے انائیہ کو شرم ڈلوانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔نظر نہ لگا دینا مجھے۔۔۔ انائیہ کہہ کے نیچے کی طرف بڑھ گئ۔۔۔

کھانے کی ٹیبل پر عبیر اور سعد صاحب کے علاوہ باقی سب موجود تھے۔۔۔آنٹی قورمہ بہت مزے کا ہے۔۔۔نور نے زرنش بیگم سے کہا۔۔۔شکریہ بیٹا آپ اور لو نہ۔۔۔ماما انہوں نے تعریف ہی اسلئے کی ہے

کہ اور قورمہ ساتھ انصاف کر سکے عاشر نے نور کو چھیڑا ۔۔۔ نہیں جی ایسی بات نہیں ہے ۔۔۔ پھر کیسی بات ہے عاشر نے پوچھا ۔۔۔ عاشر کیوں تنگ کر رہے ہو بچی کو ثناء بیگم نے کہا ۔۔۔ میں کب تنگ کیا بڑی ماما ۔۔۔ چپ کر کے کھانا کھاؤ پھر ۔۔۔ نور دل میں عاشر کو برا بھلا کہہ رہی تھی ۔۔۔ بھوپھو عبیر اور سعد کیوں نہیں آئے ابھی تک ۔۔۔ آغا جان سعد بھائی فیکٹری سے نہیں آئے ابھی ان کی میٹنگ تھی ۔۔۔ عبیر تو تین دن سے کب آتا ہے کب جاتا وہ بھی نہیں پتہ چلتا ۔۔۔ ثناء بیگم نے کہا ۔۔۔ سکندر کال کرو اسے اور پوچھوں کب تک آرہا ہے ۔۔۔ جی آغا جان ۔۔۔ جب وہ آئے میرے کمرے میں بھیجنا پہلے آغا جان کہہ کے کمرہ میں چلے گئے ۔۔۔

عبیر رات ایک بجے گھر داخل ہوا ۔۔۔ جیسے لاؤنج میں قدم رکھا ۔۔۔ آگیا خیال تمہیں گھر آنے کا ثناء بیگم نے کہا جو اس کے انتظار میں بیٹھی تھی ۔۔۔ سوری ماما وہ میں ایک کیس میں پھنسا ہوا تھا ۔۔۔ بس بس یہ سب جا کر آغا جان کو سنانا وہ سوئے نہیں ابھی تک ۔۔۔ نہیں تمہارا انتظار کر رہے ہیں ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں ماما پلیز ایک کپ کافی بنا دے ۔۔۔ کھانا لگاتی ہوں پہلے وہ کھاؤ ۔۔۔ نہیں ماما بھوک نہیں ہے بس کافی بنا کر آغا جان کے کمرہ میں ہی بھیج دے ۔۔۔ آغا جان میں آجاؤ ۔۔۔ آؤ برخوردار ۔۔۔ اسلام و علیکم آغا جان ۔۔۔ والسلام ۔۔۔ کہا غائب ہو آج کل برخوردار ۔۔۔ آغا جان ایک کیس پر کام کر رہا ہوں ۔۔۔ کرو کام مگر گھر پہ بھی ٹائم دو ۔۔۔ کل نکاح ہے انائیہ کا اور تمہیں شاید اس میں بھی مہمانوں کی طرح انا چاہ رہے

ہو۔۔۔ نکاح کا سن کے عبیر کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا۔۔۔ جو آغا جان نے بھی نوٹ کیا۔۔۔ سب ٹھیک ہے نہ برخوردار۔۔۔ جی آغا جان بس تھک گیا ہو۔۔۔ جاؤ جا کر آرام کرو۔۔۔ عبیر اپنے کمرہ طرف بڑھ گیا۔۔۔ فریش ہو کر باہر نکلا تو فیضان صاحب کو اپنے کمرہ میں اس وقت دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔ آج خیر ہے چاچو اور مجھے درشن دینے آئے ہیں۔۔۔ میں نے سوچا ایس پی صاحب سے خود مل آوان کے پاس تو ہمیں دینے کے لیے ٹائم ہی نہیں ہے۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے چاچو بس کام میں بزی تھا۔۔۔ عبیر تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو کیا۔۔۔ فیضان صاحب نے عبیر کی سرخی مائل آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔ تم روئے ہو۔۔۔ نہ نہیں چاچو میں کیوں رونا لڑکی ہوں کیا۔۔۔ عبیر میری طرف دیکھ کر بات کرو۔۔۔ یہ آنکھیں کیوں سرخ ہیں تمہاری۔۔۔ چاچو نیند کی وجہ سے۔۔۔ عبیر یہاں بیٹھو فیضان صاحب نے اسے بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا۔۔۔ نیند اور آنسو سے بھری آنکھوں کا فرق میں جانتا ہوں۔۔۔ اب خود بتاو گے یا میں پتہ لگاؤ۔۔۔ حالت دیکھو تم نے کیا بنائی ہوئی ہے۔۔۔ اب بولنا شروع کرو۔۔۔ وہ چاچو۔۔۔ کیا عبیر۔۔۔ عبیر فیضان صاحب کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا یہ کیا کر رہے ہو عبیر اٹھو اوپر بیٹھو۔۔۔ چاچو میں انائیہ سے۔۔۔ بس عبیر۔۔۔ فیضان صاحب عبیر کی ادھوری بات کا مطلب سمجھ چکے تھے۔۔۔ اب غصہ میں یہاں وہاں چکر لگا رہے تھے۔۔۔ شرم آنی چاہیے عبیر تمہیں۔۔۔ چاچو یہ سب کب ہوا میں نہیں جانتا میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ نکاح سے ایک رات پہلے تم یہ سب کہہ رہے ہو اور تمہاری کوئی غلطی نہیں

ہے ۔۔۔ دل کر رہا ہے دو لگاؤں تمہیں صحیح شہریار بھائی کہتے ہیں میں نے ہی خراب کیا ہے تمہیں ۔۔۔ چاچو پلیز آپ ڈانٹ لے مار لے پلیز یہ نکاح روک دے ۔۔۔ عبیر ایسا اب ممکن نہیں ہے ۔۔۔ چاچو میں اسے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔ زیادہ جلدی خیال نہیں آ گیا تمہیں ۔۔۔ عبیر شرمندہ ہوا ۔۔۔ انائیہ جانتی ہے اس بارے میں ۔۔۔ نہیں عبیر نے سر جھکا کر جواب دیا ۔۔۔ اس کے دل میں کیا ہے جانتے ہو ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ عبیر غصہ آ رہا ہے تم پر ۔۔۔ سو تم اب ۔۔۔ چاچو پلیز ۔۔۔ کیا پلیز عبیر کوئی حل ہے اگر تمہارے پاس تو بولو ۔۔۔ عبیر نے نہ میں سر ہلایا ۔۔۔ فیضان صاحب اس پہ ایک نظر ڈال کر باہر نکل گئے ۔۔۔ نیند تو اب انہیں آنی نہیں تھی ۔۔۔ ایک طرف جان سے بھی پیارا بھتیجا تھا تو دوسری طرف خاندان کی عزت ۔۔۔ عبیر کہا لا کر کھڑا کر دیا تم نے مجھے ۔۔۔

دوسری طرف عبیر بیڈ پر لیٹا سوچ میں ڈوبا ہوا تھا ۔۔۔ وہ کیس کے بہانے سے گھر سے دور رہ رہا تھا ۔۔۔ جیسے جیسے نکاح کے دن قریب آ رہا تھا عبیر کا دل عجیب ہوتا جا رہا تھا ۔۔۔ ہر ٹائم لڑتے جھگڑتے وہ کب انائیہ کو دل دے گیا پتہ نہیں چلا ۔۔۔ مگر جب احساس ہوا تب تک بہت دیر ہو گی ۔۔۔ ہر گزرتا لمحہ عبیر کو اذیت میں مبتلا کر رہا تھا ۔۔۔ سوچتے کب عبیر نیند میں غافل ہوا اسے پتہ نہیں چلا ۔۔۔ موبائل کی رنگ پہ اس کی آنکھ کھلی ۔۔۔ فیضان صاحب کی کال تھی ۔۔۔ جی چاچو ۔۔۔ چاچو کے بچے میرے نیند اڑا کر خود مزے سے سو رہا ہے ۔۔۔ عبیر کو ہنسی آئی ۔۔۔ ہنس لے بیٹے تھوڑا ٹائم ہے نکاح میں ۔۔۔ عبیر کی ہنسی لبوں دم توڑ

گئی۔۔۔فیضان صاحب نے اس کی خاموشی محسوس کی۔۔۔اوئے نکمے مجھے آدھے گھنٹے میں باقی نکموں کے ساتھ بیسمنٹ میں ملو۔۔۔خیر ہے چاچو۔۔۔ملو سب بتاتا ہوں۔۔۔آدھے گھنٹے میں ارحم عاشر معوذ سکندر فارس شازر نیند سے بوجھل آنکھیں لئے عبیر کے ہمراہ فیضان صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔پاپا لگتا ارجنٹ میٹنگ بلا کر خود سو رہے ہیں۔۔۔یہ فیضان صاحب اور ان کی ٹیم کی سیکرٹ جگہ تھی جہاں وہ تمام اہم مسئلہ ڈسکس کرتے تھے۔۔۔لو آ گئے چاچو۔۔۔یہ اسفند اور آہل کہاں ہیں۔۔۔ہم یہاں ہیں۔۔۔چاچو کیوں بلایا گیا ہے ہمیں معوذ نے پوچھا۔۔۔عبیر آج تو اسے نہ بلاتا۔۔۔عبیر کو ان کی بات کا مطلب سمجھ کر ہنسی آئی۔۔۔کیوں بھی مجھے کیوں نہ بلاتے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ بتانا ہے تم سب کو عبیر نے۔۔۔اب سب کی نگاہیں عبیر طرف تھی۔۔۔

چاچو میں کیسے۔۔۔

یار عبیر کیا بتانا ہے بول بھی ارحم نیند سے بوجھل آواز میں پوچھا۔۔۔

وہ میں کسی سے پیار کرتا ہوں۔۔۔

کیاااااااسب یک زبان بولے۔۔۔

یہ کب۔ہوا بھائی اسفند نے پوچھا۔۔۔

کب کیسے سے زیادہ اہل بات یہ ہے کہ جناب جس سے پیار کرتے ہیں اس کی شادی ہے...

کیاااااا...اتنی رات کو کیوں 440 وولٹ کے جھٹکے دے رہے ہیں چاچو...

ابھی بیٹا 1000 والٹ کا بھی جھٹکا لگے گا صبر سے کام لو...

کرنا کیا ہے اب ارحم نے پوچھا..

لڑکی آغواہ کر لیتے ہیں معوذ نے مشورہ دیا...

بے وقوف اپنی بہن کو اغواء کا کہہ رہا ہے عبیر نے دل میں سوچا...

یہ سب مشورہ سے پہلے جاں لو سب کہ لڑکی کوئی اور نہیں اپنی انائیہ ہے...

فیضان صاحب کی بات پر سب حیرت سے کبھی عبیر کو کبھی معوذ کو دیکھ رہے تھے...

معوذ کا چہرہ ضبط سے لال ہو گیا...اور وہ وہاں سے کچھ کہے بغیر غصہ سے دروازہ بند کر کے چلا گیا...

عبیر اس کے پیچھے جانے لگا تو فیضان صاحب نے روکا

اسے ابھی چھوڑ دو...

عبیر تو یہ سب اب کیوں بتا رہا ہے نکاح کے بعد بتا دیتا عاشر نے طنزیہ لہجے میں کہا...

ان سب باتوں کا ٹائم نہیں ہے...

سوری ماموں ویسے ٹائم یہ اظہارِ محبت کا بھی نہیں ہے...

جانتا ہوں پر اب کیا کر سکتے ہیں اسے اس حالت میں اکیلا چھوڑ دے کیا...

چاچو میں بھائی کے ساتھ ہوں اسفند بولا...

میں بھی شازر اور فارس بولے...

مجھے میری ٹیم ایک ساتھ چاہیے فیضان صاحب نے کہا...

چاچو آپ کا ساتھ ہم ہیں مگر اس کے نہیں...عاشر اور ارحم کو دکھ ہوا کہ عبیر نے ان دونوں سے بھی چھپایا...

یار بات سنو...

بس عبیر ایک لفظ بھی نہ کہنا...چاچو آپ بتائے کیا کرنا ہے...

میں آغا جان سے بات کرتا ہوں تب تک تم پتا کرو انائیہ کے دل میں کیا ہے...پھر دیکھتے ہیں کیا ہو سکتا ہے...چلو اذان ہو گئی فجر پڑھ کے پھر آغا جان سے بات کرنے عبیر میرے ساتھ چلو...

نہیں چاچو میں نہیں...

ماموں ہم اس کے لیے یہ سب کر رہے ہیں جو اپنے لیے آواز بھی خود نہیں اٹھا سکتا...

چلیں چاچو میں تیار ہو...ارحم کی بات عبیر کو ناگوار گزری...

آغا جان کمرے میں غصہ میں یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے...

فیضان اس نامراد کو کہو دور ہو جائے میری نظروں سے...

آغا جان میری بات تو سنئے...

عبیر نکل جاؤ میرے کمرہ سے اس سے پہلے کہ میں...

آغا جان کی ادھوری بات سمجھتے فیضان صاحب نے عبیر کو جانے کا کہا...

مگر چاچو...

عبیر میں ہونا جاؤں تم...

عبیر باہر کی طرف بڑھ گیا...

آغا جان...

خاموش فیضان تم آج بھی اتنے بڑے نہیں ہوئے کہ میرے فیصلے بدل سکو...

آغا جان میں ایسی گستاخی کر بھی نہیں سکتا... آغا جان آپ کا حکم اور اس گھر کی عزت مجھے بھی بہت پیاری ہے... مگر آغا جان عبیر کو بھی اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا... کچھ کرے آغا جان عنائیہ بھی اس شادی سے خوش نہیں ہے...

اب کچھ نہیں ہو سکتا فیضان...

ایک بار آغا جان عبیر کا سوچے...

بلاؤاس کے باپ کو اس کو بھی اپنی نالائق اولاد نہیں سمبھالی گئی...

آغا جان بھائی صاحب کو خود کچھ نہیں پتا...

اب چل جائے گا... آغا جان کہ کے لاؤنج کی طرف بڑھ گئے...

شہریار, طلال, بڑی بہو کہاہو سب...

آغا جان کی غضہ بڑھی آواز سن کے۔سب لاؤنج میں داخل ہوئے...

جی آغا جان...

کچھ خبر ہے تمہیں اپنی اولاد کی کیا گل کھلا رہی ہے...

میں سمجھا نہیں آغا جان...

مجھے تو کہتے شرم آرہی ہے...

فیضان تم بتاو کیا ہوا...

عبیر عبیر... ساری بات سن کے شہریار صاحب اب غصہ میں عبیر کو بلا رہے تھے...

جی پا...

شہریار صاحب کے ٹھپر سے عبیر کے الفاظ منہ میں رہ گئے...

لاؤنج میں ماجور تمام نفوس ساکت ہو گے... شہریار صاحب نے دوبارہ ہاتھ اٹھایا... ثناء بیگم درمیان میں آ گئی...

ہٹ جاؤ ثناء...

نہیں شہریار...

میں کہہ رہا ہوں پیچھے ہٹ جاؤ ثناء...

نہیں... ہم آرام سے بات کرتے ہیں... ثناء بیگم عبیر کے ہونٹوں سے نکلتا خون صاف کرتی ہوئی کہا...

بات کا ٹائم نہیں ہے نکل جاؤ عبیر اس گھر سے...

بھائی صاحب...

تم بیچ میں نہ آؤ فیضان..

.بھائی ایک بار سوچ لیے انائیہ سے بھی اس کی مرضی پوچھ لے...

فیضان ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے اب آغا جان نے کہا...

ایک بار انائیہ سے اس کی رائے پوچھ لے آغا جان طلال صاحب نے کہا...

طلال تم بھی...

بھائی جان اگر انائیہ کی بھی یہی مرضی ہے تو میں اسے ان چاہے رشتے میں نہیں باندھ سکتا...

بلاؤ انائیہ کو...

انائیہ کیا تم اس رشتے سے خوش ہو...

انائیہ نے ایک نظر عبیر کی طرف دیکھا دل نے کہا کہا دو نہیں خوش...

بولو انائیہ کیا تم خوش ہو... کیا تم بھی عبیر کو پسند کرتی ہو...

یہی موقع ہے انائیہ عبیر سے بدلہ لینے کا... ازلی دشمنی عود کر آئی... دل اور دماغ میں جنگ چل رہی تھی...

انائیہ کچھ پوچھا ہے تم سے...

انائیہ نے عبیر کی طرف دیکھتے کہا

نہیں... میں عبیر کو پسند نہیں کرتی مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے...

عبیر نے کرب سے آنکھیں بند کر لی... ضبط کے باجود عبیر کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے... عبیر کو کرب میں دیکھ کر انائیہ کے دل میں ایک ٹھیس اٹھی...

مجھے خوشی کیوں نہیں ہو رہی اپنے دشمن اول کو اس حالت میں دیکھ کر...

عبیر باہر نکل گیا...

ثناء بیگم جو اس کے پیچھے بھاگی چکرا کر گر گئی...

بھابھی زرنش بیگم نے انہیں سمبھالا...

آہل ڈاکٹر کو بلاو جلدی... عاشر اسفند بھابھی کو کمرہ میں لے کر چلو...

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

تیز ڈرائیو کرتے عبیر۔انائیہ کے بارے میں سوچ رہا تھا...

بہت غلط کیا انائیہ تم سے یہ وقت دشمنی نبھانے کا نہیں تھا... کبھی معاف نہیں کرو گا میں تمہیں... عبیر شہریار سے دشمنی بہت مہنگی پرے گی تمہیں...

موبائل کی رنگ ہو رہی تھی مگر عبیر دو گھنٹے سے سڑکوں پر گاڑی بھگا رہا تھا آنے والی کال کس کی ہے دیکھے بغیر...

ماما بھائی کال نہیں اٹنڈ کر رہے... آپ ریسٹ کرے وہ آجائے گے...

نہیں وہ نہیں آئے گا وہ چلا گیا...

ثناء کئ نہیں گیا وہ آجائے گا ابھی تم آرام کرو ایسے طبیعت خراب ہو جائے گی...

شہریار مجھے میرا عبیر چاہیے... آپ نے اسے کیوں جانے کا کہا...

ثناء آرام کرو تم کہا کے باہر چلے گئے...

جہانگیر والا میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا کئ سے شادی والا گھر نہیں لگ رہا تھا...

* * * * * * * * * * *

شاہ ولا۔ میں رونقیں لگی ہوئی... ہر طرف ہل چل مچی ہوئی تھی... سبحان شاہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا جس وقت زرش بیگم کمرہ میں داخل ہوئی..

. کہاں جا رہے ہو تم...

ماما میری رات کی فلائٹ ہے ناروے کی...

سبحان اگر تمہیں یاد ہو آج تمہارا نکاح ہے انائیہ ساتھ...

ماما سب یاد ہے مجھے پر میرا جانا اس نکاح سے زیادہ ضروری ہے... روبیل کو میری ضرورت ہے ماما...

سبحان میں تمہیں جانے سے نہیں روک رہی نکاح کے بعد چلا جانا...

سوری ماما میں نے ہمیشہ آپ کی ہر بات مانی ہے مگر آج نہیں میری روبیل کو میری ضرورت ہے...

سبحان مت بھولو کے انائیہ کی دولت کی بھی تمہیں ضرورت ہے...

ماما میں کسی قیمت پر روبیل کو نہیں کھو سکتا... میں اگر آج نہ گیا تو میں اپنا پیار ہمیشہ کے لئے کھو دو گا...

سبحان میں اتنے سالوں سے آج کے دن کا انتظار کیا ہے... پہلا ایک بار عائشہ سے شادی کر کے طلال میرے ساتھ زیادتی کر چکا ہے... اب تم روبیل کے لیے میری اتنے سالوں کی محنت زائع نہیں کر سکتے...

ماما میں آپکے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں مگر یہ نکاح نہیں... مجھے ایر پورٹ کیلئے نکلنا ہے... میری روبیل میرا انتظار کر رہی ہے...

سبحان تم نہیں جاسکتے سبحاااااان... سبحان کے کمرہ سے نکلنے کے بعد زرش بیگم نڈھال سی زمین پر بیٹھ گئی...

آج میں ایک بار پھر ہار گئی اس محبت کے آگے... کیوں آخر میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے یہ سب...

زرش کے رونے کی آواز سن کے علی صاحب ان کی طرف بڑھے

کیا ہوا زرش...

شاہ وہ میرا سبحان چلا گیا مجھے چھوڑ کر اس نے ماں اور محبت میں سے محبت کو چنا... میں ہار گئی شاہ میرے بیٹے نے مجھے ہرا دیا...

زرش سمبھالو خود کو... میں طلال کو کال کر دو وہ نکاح کے لئے انتظار کر رہے ہو گئے...

شاہ آج طلال کو پتہ چلے گا جب اس کی بیٹی میری طرح آج تڑپے گی...

زرش تم بھلا کیوں نہیں دیتی وہ سب کب تک بدلہ کی آگ میں جلنا ہے...

آگ آج ختم ہو جاتی شاہ اگر انائیہ اس گھر کی بہو بن جاتی...

****

جہانگیر ولا میں تیاریاں عروج پر تھی... بد دل سے ہی مگر سب نکاح کی تیاری کر رہے تھے...

مہمان آنا شروع ہو گئے...

انائیہ پالر سے لے آؤ معوذ...

جی ماما...

معوذ تمہارے پاپا کہاں ہیں...

ماما انہیں میں نے ابھی باہر طرف جاتے دیکھا...

ہمم تم جاو میں دیکھتی ہوا نہیں...

طلال صاحب کال پر لگے تھے...

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شاہ سبحان ایسا کیسے کر سکتا ہے...

طلال وہ چلا گیا ہمیں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا...

کیا ہوا طلال آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے...

کس لئے تیار ہو عائشہ..

.ایسا کیوں کہہ رہے ہیں طلال

عائشہ سبحان چلا گیا...

کہاں...

وہ کسی اور کو پسند کرتا چلا گیا وہ یہ نکاح چھوڑ کر...

نہیں سبحان ایسا نہیں کر سکتا...عائشہ بیگم ہوش کھو بیٹھی...

کچھ ہی پل میں یہ خبر سارے گھر میں پھیل گئی... سب بڑے آغا جان کے کمرہ میں موجود تھے...

اب کیا کرے آغا جان باہر سب مہمان آ چکے ہیں...

نکاح والا دن جو اب انائیہ کیلئے لوگ طرح طرح کی باتیں کرے گے... آغا جان اس گھر کی عزت پر داغ لگ جائے گا... طلال نے کہا...

آغا جان غصہ سے یہاں وہاں چکر لگا رہے تھے...

سوچنے دو مجھے کچھ...

اس گھر کی عزت بچانے کا ایک طریقہ ہے آغا جان شہریار صاحب نے کہا...

سب کی نگاہیں ان کی طرف تھی...

انائیہ کو میری بہو بنا دے... اگر آپ کو اطراز نہ ہو تو...

مجھے کوئی اطراز نہیں مگر اس کے باپ سے پوچھ لو...

مجھے یہ رشتہ منظور ہے...

ہمم جس کا نکاح ہے وہ کہاں ہے...

آغا جان وہ تو صبح کا نکلا ہے ابھی تک نہیں آیا..

.کال کرو اسے...

کال بھی نہیں اٹھا رہا وہ... سعد صاحب نے کہا...

فیضان سعد جاو اسے ڈھونڈ کے لاو...

عبیر کال اٹھاو یار... قسمت خود چل کر آئی ہے آج تمہارے دروازے پر تم منہ پھیر رہے ہو... فیضان صاحب سوچ رہے تھے...

آہل کچھ خبر ملی اس صاحبزادے کی...

نہیں بڑے پاپا چاچو گئے ہیں آپ فکر نہ کرے وہ مل جائے گا...

عبیر کہاں ہو یار... ایک بار پھر عبیر کا نمبر ڈائل کیا اب کی بار اس نے کال اٹھالی

کہاں ہو تم کچھ خبر ہے تمہارے بعد کیا کیا ہو گیا عبیر وہ انائیہ...

نام نہ لو آہل اس کا مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے...

اچھا بڑی ماما سے تو ہے نہ جو تمہارے جانے کے بعد سے بے ہوش پڑی ہیں...

ماما افففف میں ان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہوں اب کیسی ہیں ماما...

تمہیں یاد کر رہی ہیں عبیر جلدی واپس آو...

بس آہل میں آرہا ماما کو کہو ان کا عبیر آرہا ہے... چاہے ان کے لیئے مجھے وہ نکاح میں بھی کیوں نہ شامل ہونا پڑے...

جلدی آو اللہ حافظ...

آہل نے جاں کے عبیر سے نکاح والی بات چھپائی کیوں کہ وہ جانتا تھا اب عبیر غصہ میں ہے وہ واپس نہیں آئے گا اگر اسے اس بارے میں پتہ چلا تو...

عبیر تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا ہوا گھر پہنچا...

ماما کہاں ہیں اسفند...

بھائی اسفند روتے ہوئے عبیر سے لپٹ گیا...

کچھ نہیں ہو گا ماما کو میں آ گیا ہوں نہ...ماما کہاں ہیں...

اپنے کمرے میں...

عبیر جس وقت ثناء بیگم کے کمرہ میں داخل ہوا تو وہاں شہریار صاحب اور ہادیہ بیگم پہلے سے موجود تھی...

کہاں سے آرہے ہو تم...

بھائی جان جانے دے ابھی...

بھابھی اٹھیے عبیر آیا ہے...

ثناء بیگم نے آنکھیں کھولی تو عبیر کو دیکھ کر روتی ہوئی اس سے لپیٹ گئی...

کہاں چلے گئے تھے تم...

ماما میں کئی نہیں گیا یہیں ہو آپ کے سامنے..

.ثناء اسے کہو تیار ہو کر نیچے آئے سب انتظار کر رہے ہیں...

میں نہیں جاو گا ماما نیچے...

ثناء اسے کہو میں اس سے پوچھا نہیں حکم دے رہا ہوں کہ نیچے آئے...

آپ چلے میں اسے لے کے آتی ہوں...

ماما میں کیوں جاوں اسکے نکاح میں...

عبیر تمہارے بغیر یہ نکاح ہو نہیں سکتا... آخر دولہا ہے میرا بیٹا...

کیاااااا..

.ثناء بیگم نے اسے ساری بات بتائی... جسکو سنتے عبیر بگڑ گیا...

مجھے اب یہ نکاح نہیں کرنا ماما... جب میں اسے پسند نہیں تو کیوں کر رہی ہے اب وہ یہ نکاح... ماما وہ مجبوری میں مجھ سے رشتہ جوڑنا چاہتی ہے پر میں ایسا نہیں ہونے دو گا... مجھے یہ نکاح نہیں منظور...

انائیہ جو پالر سے آکر ثناء بیگم پاس آرہی تھی عبیر کی بات سن کر وہی جم گئی... ایک بار اس نے اسے ٹھکرایا تھا اب عبیر اسے ٹھکرا رہا تھا...

عبیر میری بات سنو اس گھر کی عزت اب تمہارے ہاتھ ہے...

سوری ماما میں کسی صورت میں یہ نکاح اب نہیں کر سکتا میں کبھی نہیں بھول سکتا انائیہ نے مجھے سبکے سامنے ٹھکرایا...

فیضان صاحب کمرہ میں داخل ہوئے وہ عبیر کی بات سن چکے تھے...

شاباش عبیر اس کو تم محبت کہہ رہے تھے محبت میں عبیر انا نہیں ہوتی جہاں انا ہو وہاں محبت نہیں ہوتی... افسوس ہو رہا ہے مجھے کہ میں نے تمہارا ساتھ دیا... اس کا ساتھ جس کی ضرورت ہے اس کے گھر کو اس کی محبت کو اور وہ پیچھے ہٹ رہا ہے...

چاچو میں گھر کی عزت کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں مگر انائیہ سے نکاح نہیں...

* *

بھابھی اگر یہ نہیں مان رہا تو اب اسے کوئی دوبارہ نہیں کہے گا...

فیضان ماموں وہ آپ کو آغا جان بلا رہے ارحم نے کہا

...ہمم ارحم تیار ہو کر نیچے آو عبیر کی جگہ تم نکاح کرو گے مگر ماموں میں کیسے

...کیسے کیوں کچھ نہیں اب اس گھر کی عزت تمہارے ہاتھ ہے چلے بھابھی آغا جان بلا رہے

...ارحم تم جلدی نیچے آو

...عبیر حیرت سے فیضان صاحب کو دیکھ رہا تھا یہ کئی سے بھی اس کے چاچو نہیں لگ رہے تھے

... عبیر میں میں کیسے یہ نکاح کے سکتا ہوں

...پیار تم کرو اس سے اور شادی میں کرو واہ عبیر شہریار کہاں چھوڑ آئے ہو تم غیرت اپنی

... آرحم زناتے دار ٹھپر کی آواز گھونج کمرہ میں سنائی دی

...ہاتھ میں بھی اٹھا سکتا ہوں عبیر مگر یہ وقت لڑنے کا نہیں ہے

... فیصلہ ابھی بھی تمہارے ہاتھ میں ہے محبت یا انا

... آرحم وہ مجھے انکار کر چکی ہے میں کیوں کرو اسے زبردستی اپنی زندگی میں شامل

... عبیر ہوش سے کام لے ٹائم تھوڑا ہے چل نیچے...

بھول جا انائیہ کو بس اتنا یاد رکھ اس گھر کی عزت تمہارے ہاتھ ہے...

اب بھی اگر تمہاری یہی زد ہے تو تم اپنی انا نہیں چھوڑ سکتے اس گھر کی عزت کے لیے مگر میں اپنی محبت چھوڑ سکتا ہوں...

تم محبت کس سے

دعا ہے میرا پہلا پیار میرا عشق

... عبیر اب سوچ لو تمہارا ایک فیصلہ تمہیں اور مجھے اپنے پیار سے ہمیشہ کیلئے دور لوگ جا سکتا ہے اور ملوا بھی سکتا ہے

... آرحم بھائی آپ کو اور عبیر بھائی کو سب نیچے بلا رہے ہیں...

معوذ آو اندر اپنے عبیر بھائی کا سہرا پہناو...

آرحم معوذ کا ہاتھ پکڑ کر عبیر کے سامنے لایا اور سہرا اس کے ہاتھ میں دیا...

معوذ سہرا پہناتے ہوئے عبیر کے گلے لگ گیا...

سوری بھائی صبح والے راویے کیلئے...

اٹس او کے سالے صاحب

... عبیر کی شرارت پہ معوذ اور آرحم دونوں نے فلک شگاف کہکہ لگایا...

چلو اب...

انائیہ طلال آپ کا نکاح عبیر شہریار کے ساتھ تہہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے...

دو آنسو انائیہ کی آنکھ سے ٹوٹ کے اس کے ہاتھ میں جزب ہو گئے

... وقت نے اسے عبیر کے سامنے لا کھڑا کیا دو مول کر کے...

جی قبول ہے... آواز کسی گہرائی سے آتی معلوم ہوئی....

مبارک ہو.... اریشہ اور دعا نے انائیہ کو ساتھ لگا کر مبارک دی....

شہریار مبارک ہو

... آپ کو۔ بھی آغا جان

... طلال کو بلاو مجھے کچھ کہنا ہے

جی آغا جان

... نکاح ہو گیا میں نہیں چاہتا بچے کوئی بیوقوفی کرے اس لئے رخصتی بھی ابھی ہو گی

.. مگر آغا جان

... کوئی اگر مگر نہیں جا کر رخصتی کی تیاری کرو...

اسفند, عاشر جاو تم لوگ عبیر کا کمرہ سجاؤ...

عبیر کو جب رخصتی کی خبر ہوئی اس نے احتجاج کیا جسے کوئی بھی خاطر میں نہیں لایا..

آخر رخصتی کا وقت آ گیا...

انائیہ عائشہ بیگم کے گلے لگ کر اپنے آنسو پر کنٹرول نہیں رکھ سکی...

انائیہ مگر مچھ کے آنسو بہانہ بند کرو روا ایسے رہی ہے رخصتی کر کے کشمیر جا رہی ہو... مصیبت اب ساری عمر کے کیلئے اس گھر میں پائی جائے گی...

ہائے میری پھوٹی قسمت... معوذ کی دہائی پر سب ہنس پڑے...

دفاع ہو کمینہ انائیہ نے ایک ٹھپر رسید کیا...

شرم کرو لڑکی دلہن ہو...

معوذ تمہاری زبان کو آرام نہیں ہے...

ماما آپ کو اس کے ہاتھ چلتے نظر نہیں آئے...

بحث کرو الو جناب سے...

سب لاؤنج میں بیٹھے ہنسی مزاق کر رہے تھے...

ویسے یار قسمت ہو عبیر جیسی کہاں صبح تک اس کی رخصتی ہو رہی تھی کہاں اب یہ دلہن رخصت کروا

لایا... آہل نے آہ بڑھی...

تم کیوں جیلس ہو رہے ہو...

یار جیلس کیوں اب میرا ہی نمبر آنا ہے...

بیٹا تمہارا اوپر کا۔ نمبر آنا ہے بس...

دفع ہو عاشر منہ اچھا نہیں بات تو اچھی کر...

لو اب بندہ سچ بھی نہ بولے...

بس کر دو تم سب یہی بیٹھے صبح کر دینی ہے کیا...

چلو عبیر تم اب کمرہ میں....

ہائے پھوپھو عبیر کیوں جائے کمرہ میں ابھی ہم سب لڑکوں نے رتجگاں کرنا ہے...مارنہ کھالینا آہل...

جانے دو اسے انائیہ انتظار کر رہی ہو گی...

ہنہ انتظار اور وہ بھی میرا عبیر نے دل میں ہنکار بڑھا...

ماما کیا ہے پہلے اچانک شادی کر دی پھر کوئی رسم بھی نہیں ہمیں کرنی دی اور اب ہمارا جگری یار بھی لے جا رہی ہیں...

عبیر تم ان سب کو چھوڑوں اور کمرہ میں جاؤں...

پھوپھو بعد میں چلا جاؤں گا...

عبیر تم جاتے ہو یا بلاؤں شہریار بھائی کو...

نہیں نہیں پھوپھو میں جا رہا...

ناچاہتے ہوئے بھی عبیر کو کمرہ میں جانا پڑا جبکہ اس نے ساری رات انائیہ کو انتظار کروانے کا ارادہ تھا...

رخصتی کیبعد اریشہ انائیہ کو عبیر کے کمرہ میں لے آئی...

انائیہ کمرہ کی سجاوٹ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی...

یہ سب لڑکوں نے کیا ہے...اریشہ انائیہ کی حیرت کم کرنے کیلیئے بتایا...

چلو تم آرام کرو میں جا کر تمہارا دلہا کو بھیجتی ہوں...

اریشہ مت جاو...

ہاہاہاہاانائیہ میں نہ گئی تو عبیر بھائی مجھے پھانسی سے کم سزا نہیں دے گے...

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے...وہ ہے بھی غصہ میں پتہ نہیں کیا حشر کرے گے میرا...

ڈرو مت جتنی پیاری تم آج لگ رہی ہو نہ بھائی کا غصہ تمہیں دیکھتے دم توڑ جائے گا...بس انائیہ ایک بات کا خیال رکھنا اب رشتہ بدل گیا ہے اب تم بھائی سے دشمنی ختم کر کے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کرنا...اگر وہ کچھ کہے بھی تو بحث مت کرنا...

اریشہ مجھے ابھی تک میرے ساتھ ہوا کیا سمجھ نہیں آرہا اس نئے رشتہ کو کیسے سمبھالوں گی...

اللہ تمہاری مدد کرے آمین...

عبیر نے دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوا...

آئے آئے بھائی آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا...اریشہ کے لہجے میں شوخی تھی...

وہ کہہ کے باہر کی طرف بڑھ گئی...

best of luck بھائی بھابھی....

اریشہ کے جانے کے بعد عبیر نے دروازے لاک کیا...ایک نظر انائیہ پہ ڈالی واپس پلٹنا بھول گئی...

کیا کر رہا ہے عبیر نے خود کو ڈبتا...واپس اپنے خول میں آگیا...

عبیر انائیہ کو اگنور کرتے ہوئے اپنے کپڑے نکال کر واشروم چلا گیا... انائیہ کے دل میں ٹھیس اٹھی... عبیر چینج کر کے باہر آیا تو انائیہ کو ابھی بھی اس پوزیشن میں دیکھ کر غصہ میں آ گیا...

تم ابھی تک ایسے بیٹھی ہو... بند کرو یہ ڈرامہ جا کر چینج کرو... تمہارا سبحان شاہ نہیں ہو میں جو تمہارے حسن کے قصیدہ پڑھو گا...

انائیہ کا چہرہ ہتک سے سرخ ہو گیا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ گئ... انائیہ کے آنسو دیکھ کر عبیر کو مزید غصہ آیا اس نے انائیہ کو بازو سے پکڑا...

بند کرو یہ مگرمچھ کے آنسو بہانے ورنہ...

ورنہ کیا عبیر... انائیہ نے نم آنکھوں سے عبیر کی طرف دیکھا عبیر کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی... اس نے انائیہ کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہٹا... بغیر کچھ کہے ٹیرس پہ چلا گیا...

انائیہ بھی لہنگا سمبھالتی واشروم طرف بڑھ گئ... انائیہ چینج کر کے باہر آئی عبیر ابھی تک ٹیرس پہ تھا...

عبیر جب کمرہ میں آیا انائیہ سو چکی تھی... سوئی ہوئی وہ بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی... عبیر خود پر کنٹرول کھو رہا تھا... اپنے دل کو کوڈانٹے ہوئے وہ ٹکیہ پکڑ کے صوفے پر لیٹ گیا...

یہ ٹائم بھی انا تھا عبیر اپنے کمرے میں اپنے بیڈ سے محروم ہونا پڑا... انائیہ کو دیکھتے وہ نیند کی وادی میں کھو گیا...

دروازہ پر دستک سے انائیہ کی آنکھ کھلی...

اٹھ کے دروازہ کھولنے پر اسے عبیر کا خیال آیا نظر گھمائی تو وہ صوفے پر بے ترتیب سویا نظر آیا...

پہلے اسے اٹھانا ہو گا... وہ اب اس کے سر پر کھڑی سوچ رہی تھی کہ کیسے اٹھاؤں دوبارہ دستک ہوئی ہر بری میں وہ اپنا بیلنس قائم نہیں رکھ سکی اور عبیر پر گر گئی... عبیر کی آنکھ کھلی تو انائیہ کو اپنے اوپر دیکھ کر پہلے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا... وہ انائیہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا... جب ثناء بیگم کی آواز آئی عبیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا اس نے انائیہ کو پیچھے ہٹایا...

صوفا صاف کرو میں دروازہ کھولتا ہو...

انائیہ نے جلدی سے سب سمیٹا... عبیر نے دروازہ کھولا...

اسلام و علیکم ماما جانی...

و علیکم السلام پیچھے ہٹو مجھے اپنی بیٹی سے ملنے دو... ثناء بیگم کہہ کے انائیہ طرف بڑھ گئ...

نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو...

شکریہ بڑی ماما انائیہ کہہ کے ان کے گلے لگ گئی...

چلو جلدی تیار ہو کر نیچے آؤ سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں...

بڑی ماما میرے کپڑے...

میں بھجواتی ہوں دعا کے ہاتھ وہ کہہ کر چلی گئی...

عبیر نے دروازہ لاک کیا اور انائیہ کے اوپر برس پڑا...

کیا رہی تھی تم مجھ پر...

وہ میں آپکو اٹھانے آئی تو...

بہت اچھا طریقہ ہے اٹھانے کا... آج کے بعد میرے پاس آنے کے فضول بہانے مت بنانا میں سبحان شاہ نہیں ہو جو تمہاری آن اداؤں میں پھنس جاؤں گا...

شٹ اپ عبیر میں سن رہی ہو۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم صحیح ہو میں بحث کرنا نہیں چاہتی.. انائیہ کے گلے میں آنسو کا گولہ پھنس گیا..

.مجھے شوق نہیں ہے تمہارے پاس آنے کا اور اس سے پہلے انائیہ اور کچھ کہتی دعا اور اریشہ اس کے کپڑے لے کر آگئی...

دیکھ لو گا تمہیں عبیر کہہ کے واشروم چلا گیا...

ہائے بھابھی دعا نے شرارت سے کہا... کیسی رات گزری...

انائیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے جو اس نے چھپا لئے...

اریشہ انائیہ کے آنسو دیکھ چکی تھی...

دعا مت تنگ کرو میری بہن کو... اریشہ نے کپڑے پکڑائے اور انائیہ کو پیار کیا...

عبیر تیار ہو کر جب باہر آیا اریشہ ابھی وہی تھی...

واؤ بھائی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں...

عبیر نے ہاف بازو شرٹ پہنی تھی جس میں سے اس کا کثرتی جسم نمائیہ ہو رہا تھا... عبیر مسکرا کر اسے دیکھا اور بال بنا کر نیچے چکا گیا...

انائیہ بھی تیار ہونے چلی گئی....

ڈائینگ ٹیبل پر سب نفوس ہنسی مزاق میں ناشتہ کر رہے تھے...

لڑکے عبیر اور انائیہ کو تنگ کر رہے تھے جہانگیر ولا میں آج کی صبح رونقیں لے کر آئی تھی..

انائیہ کیا ہوا بیٹا...

کچھ نہیں ماما سر میں درد ہے بس...

چلو جاؤ پھر آپ آرام کرو...

عبیر نے انائیہ کا چہرہ دیکھا جہاں اسے درد نظر آیا...

یہ کچھ نہیں انائیہ اس درد کے آگے جو تم نے مجھے سب کے سامنے رسوا کر کے دیا....

شہریار اتوار کو ولیمہ کی رسم کر لیتے ہیں...

جی آغا جان جیسے آپ کا حکم...

عبیر تم بھی اپنے دوستوں کو انوائٹ کر لینا...

جی آغا جان..

.ماما میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں واپسی دیر سے ہو گی...

کوئی ضرورت نہیں ابھی کئی جانے کی...

پاپا ایک کیس ہے میں ایسے راستے میں نہیں چھوڑ سکتا میری جانب ضروری ہے...

ہمم جاو تم جلدی واپس آنا...

مگر آغا جان...

شہریار اسے قید مت کرو آزاد پنچھی ہے وہ ہر ٹائم اسے ٹوکتے ہو...

آغا جان آپ سب کی ڈیل کا نتیجہ ہے جناب کے مزاج ہی نہیں ملتے...

طلال فیضان اور آپ نے اسے انکار سننے کی عادت نہیں ڈالی...

اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کل یہ ہم سب کے سامنے کھڑا تھا...

قسمت نے ساتھ دیا ورنہ یہ لڑکا مجھے کئی منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑتا....

رات گئی بات گئی بھائی جان چھوڑے غصہ اور آئے مہمانوں کی لسٹ بنائے فیضان صاحب نے بات کا رخ بدلا....

انائیہ کمرہ میں ٹہل رہی تھی رات کے تین بج گئے عبیر ابھی تک نہیں آیا تھا...

میں کیوں اس کمینہ کا انتظار کر رہی ہوں مجھے کیا وہ جب مرضی آئے میں سوتی ہوں...

لیٹے کڑوٹ بدل بدل کے تھک گئی نہ نیند آئی نہ عبیر...

لگتا ہے انائیہ ساری عمر تمہاری اس کمینہ افف سوری ہسبنڈ کا انتظار کرتے گزرنی ہے.

سوچتے سوچتے نیند کی آگئی اسے خبر نہ ہوئی...

کمرہ میں کھٹ کھٹ کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تو عبیر چیخ کر کے نکلا تھا...

آ گئے آپ...

کیوں تمہیں نظر نہیں آرہا...

ہر وقت مرچی چباتا ہے مجال ہے کبھی پیار سے بولا ہو انائیہ بس سوچ سکی...

کھانا لاو...

عبیر نے غور کے انائیہ کو دیکھا...

یہ تم ایک رات میں میری اتنی ہمدرد کیوں بن رہی ہو...

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

سفر تنہا نہیں کرتے۔۔۔۔۔

سفر تنہا نہیں کرتے

سنو ایسا نہیں کرتے

جسے شفاف رکھنا ہو

اُسے میلا نہیں کرتے

تیری آنکھیں اجازت دیں

تو ہم کیا نہیں کرتے

بہت اُجڑے ہوئے گھر پر

بہت سوچا نہیں کرتے

سفر جس کا مقدر ہو

اُسے روکا نہیں کرتے

جو مل کر خود سے کھو جائے

اسے رسوا نہیں کرتے

یہ اُونچے پیڑ کیسے ہیں

کہیں سایہ نہیں کرتے

کبھی ہنسنے سے ڈرتے ہیں

کبھی رویا نہیں کرتے

تیر آنکھوں کو پڑھتے ہیں

تجھے دیکھا نہیں کرتے

چلو تم راز ہو اپنا

تمہیں افشا نہیں کرتے

سحر سے پوچھ لو محسن

ہم سویا نہیں کرتے

انائیہ کی آنکھوں سے اب نیند اوجھل تھی.... عبیر میں چاہ کے بھی ویسی انائیہ نہیں بن سکتی جو تمہیں ایک پہ دس سناتی تھی ہار گئی میں ان دو بول کے آگے... نکاح کے دو بول میرا دل بدل گئے پر تمہارا کیوں نہیں عبیر... سوچتے سوچتے انائیہ کی آنکھ لگ گئی...

عبیر کہاں جا رہا ہے یار... تیری بہن سے دور... وہ بیٹا تو اب نہیں جا سکتا عاشر نے کہا... کیوں اب ایسا کیا ہے دنیا میں ایسا کوئی کام نہیں جو عبیر نہ کر سکے.... بس بس زیادہ نہیں فضول گوئی کرنے لگ گے تم... یار دماغ خراب نہ کرو اب تم رات کو بہن سر کھاتی دن کو بھائی اس کے... جتنا میں اس کا بھائی ہوا اتنا تمہارا ابھی... آج کل سب رشتے اسی کے ہیں... مجھے لگتا نہیں اس گھر میں میرا ابھی کوئی ہے جب سے شادی ہوئی زندگی حرام ہو گی ہے... دل کر رہا تھا ختم کر دوں اس رشتہ کو... عبیر کیا بکواس کر رہا ہے سوچ کے بولا کر.... انائیہ جو عاشر کو بلانے آ رہی تھی عبیر کے آخری الفاظ سن کے وہی رک گئی... عبیر نے بھی انائیہ کو دیکھ لیا تھا اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت...

منہ میں ذبان سب رکھتے ہیں

مگر کمال وہ کرتے ہے جو سنبھال کے رکھتے ہیں

عاشر کے کہنے پر عبیر نے اسے گھورتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا... ڈرائیو کرتے عبیر انائیہ کو سوچ رہا تھا جب اسے حریم کی کال۔ آئی... کہاں ہو جناب شادی کیا ہوئی جناب منظر سے ہی غائب ہو گئے ہیں.... بس تمہاری طرف ہی آ رہا ہوں ولیمہ کی دعوت دینے... میں تو مال میں ہوں تم۔ ایسا کرو یہی آ جاؤ شوپنگ میری ہو گی کچھ کھلا پلا تم دینا... بس راستے میں ہوں آ رہا...

دعا بیٹا جاو ارحم کو چائے دے آو اس کے سر میں درد ہے ساتھ کوئی پین کلر بھی لے جانا...جی پھوپھو...دعا ارحم سے لاکھ ناراض سہی مگر اسے درد میں نہیں دیکھ سکتی تھی...چائے لے کر جب ارحم کے کمرہ میں گئی تو وہ سر پہ ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا...آہٹ سن کر ارحم نے بغیر دیکھے کون آیا ہے نیا حکم جاری کر دیا...اریشہ یار پلیز چائے رکھ کر سر دبا دو...ہنہ نوکر ہو نہ میں جیسے اس کی اور یہ مجھے اریشہ کیوں کہہ رہا ہے...اوو لگتا ہے زیادہ درد ہے جو جناب آنکھیں کھولنے کی بھی زحمت نہیں کی...کیا سوچ رہی ہو یار سر دباؤ...دعا نا چاہتے ہوئے بھی ارحم کی طرف بڑھ گئی...دعا نے جب ارحم کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اسے بہت تیز بخار اور وہ درد سے سر تکیہ پر مار رہا تھا...دعا نے دبانا شروع کیا ارحم کو ایک انجانے احساس کو محسوس کرتا ہوئے آنکھیں کھولی...ممممم یہاں کیا کر رہی...پھوپھو نے چائے بھجوائی ہے...مگر وہ اریشہ....وہ انائیہ کے ساتھ ولیمہ کا ڈریس لینے گئی ہے اس لیے پھوپھو نے مجھے بھیجا...اٹھو چائے کے ساتھ میڈیسن بھی لو...نہیں اس کی ضرورت نہیں بس چائے لو گا...ارحم چپ کر کے میڈیسن لو تمہیں بخار بھی ہے...تمہیں کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے...مجھے کیوں ہونے لگی آپکی فکر میں تو...کیا میں تو....پتہ نہیں مجھے وہ کہہ کے جانے لگی تو ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا...یہ کیا کر رہے ہیں ہاتھ چھوڑیں...چھوڑنے کیلئے نہیں پکڑا...ارحم کوئی آجائے گا...آنے دو پہلے بتاو میں تو کیا...درد کا اثر لگتا دماغ پر ہو گیا ہے آپکے....کوئی آجائے گا پلیز ارحم دعا رونے والی ہو گی...آہم آہم عاشر جو ارحم کا حال پوچھنے آیا تھا اب یہ سب دیکھ کر حیران ہوا اور پھر

ارحم کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا... ارحم نے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا دعا تو پہلے موقع کی تلاش میں تھی باہر بھاگ گئی....

کیا تھا یہ سب... کچھ نہیں وہ... کیا وہ ارحم یار میں وہ دعا... سمجھ جا... نہیں میں نہیں سمجھنا ایسے تم مجھے ڈٹیل میں سمجھاو... دفاع ہو میں کچھ نہیں بتا رہا... آئے ہائے لڑکا شرما رہا ہے... عاشر مار نہ کھا لینا... ویسے یار تم سب کو اپنی مل گئی مجھ بیچارے کا بھی سوچ لو... میرے معاملہ سیٹ ہونے دے پھر تمہیں بھی کہی فٹ کرتے ہیں... ہائے مجھے تو لگتا میرے دل کے ارمان دل میں رہ جانے ہیں... ہاہاہا.... ایسا ہو تو مزاح آجائے... تو دوست ہے یا دشمن کمینہ خود تو عاشقی مشوقی کر رہا اور مجھے کنوارہ رکھنا چاہتا... ہاہاہاہا.... جا رہا ہوں میں...

انائیہ ہو گئی شوپنگ اب فوڈ کوڈ چلو مجھے بھوک لگی ہے... اریشہ کافی دیر ہو گی ہے یار گھر چل کر کھا لینا... نہیں تم آو مجھ سے نہیں برداشت ہو رہی بھوک... ہمم چلو پھر جلدی... دونوں نے جیسے فوڈ کوڈ کی طرف طرف آئی اریشہ کی نظر عبیر اور حریم پر پری... انائیہ وہ عبیر بھائی ہے نہ ان کے ساتھ لڑکی کون ہے... انائیہ عبیر کے ساتھ حریم کو دیکھ کر دل میں ایک ٹھیس لگی... اوو تو یہ وجہ ہے مجھ سے دور رہنے کی... انائیہ کیا ہوا... کک کچھ نہیں چلو تم دیکھو تم نے کیا کھانا... پہلے عبیر بھائی سے پوچھ تو لو یہ لڑکی کون ہے ہمارے ساتھ شوپنگ پہ۔ آتے جناب کو کام یاد آ آ گیا تھا... اریشہ چھوڑوں اور گھر چلو... اریشہ انائیہ کا ہاتھ

پکڑ کر عبیر کی طرف بڑی... اسلام و علیکم عبیر بھائی آپ یہاں آپ نے تو کہا آپ کو کام ہے... ہاں وہ میں وہی جا رہا تھا حریم کی کال آگئی... اوو.... اب حریم ان دونوں کو بھی کھانے کی آفر کی جو انائیہ نے تو ریجیکٹ کر دی مگر اریشہ تو سکون سے کھانے بیٹھ گئی... مجبوراً انائیہ کو بھی بیٹھنا پڑا... آپ معوذ کی سسٹر ہہ نا۔ ہم پہلے بھی ملے ہیں اسی مال میں... جی یاد ہے... یہ اریشہ ہے ہماری پھوپھی زاد... آپ سے مل کر اچھا لگا... کھانے سے انصاف کر کے اریشہ اب حریم سے باتیں کر رہی تھی جبکہ انائیہ چپ بیٹھی اپنے ہاتھ دیکھ رہی تھی... عبیر نے انائیہ کی خاموشی ڈسٹرب کر رہی تھی... اب وہ فرار کی راہ تلاش کر رہا تھا... چلیں حریم پھر مجھے ایک کیس کے سلسلے میں بھی جانا ہے... اریشہ تم لوگ ڈرائیور ساتھ ہو یا میں چھوڑ دو... اور کیسے چھوڑیں گے انائیہ نے سرگوشی کی مگر عبیر سن چکا تھا... نہیں بھائی ہمارے پاس کار ہے... کھانے کا شکریہ کہہ کر دونوں وہاں سے نکل گئ.....

انائیہ خب سے آئی کمرہ میں بند ہو کر آنسو بہا رہی تھی عبیر تمہاری اناجیت گئ تمہارے پیار کے دعویٰ جھوٹے نکلے کہیں تم نے دشمنی نبھانے کیلیے تو نہیں کی مجھ سے شادی... انائیہ اس وقت عجیب سوچ میں ڈوبی تھی جب عبیر کمرہ میں داخل ہوا... عبیر کو دیکھ کر انائیہ بغیر کچھ کہے سونے کے لئے لیٹ گئ... عبیر نا جانے کیوں چاہتا تھا کہ انائیہ صبح والی بات کو لے کر اس سے بات کرے یا حریم کے ساتھ وہ کیوں تھا پوچھے مگر انائیہ ارادہ کر لیا تھا اب عبیر کو خاموشی تحفہ میں دینے کا... کچھ پل ایسے گزر گئے عبیر کو سمجھ نہیں آئی انائیہ

کو کیسے بلائے... عبیر بیڈ پھر آیا انائیہ نے آنکھیں کھولی اور حیرت سے اسے دیکھا... عبیر اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا میں صوفے پر نہیں سو سکتا میرا کمرہ میرا بیڈ اور میں ہی بے آرام صوفے پر نہیں سو سکتا... عبیر اور کچھ کہتا انائیہ بغیر کچھ بولے صوفے پہ چلی گئی... عبیر جو اس کے لڑنے کا سوچ رہا تھا سب پھر انائیہ پانی پھیر گئی... اسے کیا ہوا بول کیوں نہیں یہ آج کچھ... ہنہہ مجھے کیا اچھا ہے نہ خاموش رہے گی تو سکون رہے گا... عبیر سونے کیلئے لیٹ گیا... مگر نیند اس کی آنکھوں سے اوجھل تھی وہ اپنے بیڈ پر لیٹتے سو جانے والا آج رات آنکھوں میں کاٹ رہا تھا ایک بیچینی اسے سونے نہیں دے رہی تھی....

سب لڑکے لاؤنج میں بیٹھے فنکشن کے لیے کام دیکھ رہے تھے جب لڑکیاں بھی واہی آگئی... لو آگئی سب کام چور... معوذ کی بات پر سب لڑکوں نے قہقہہ لگایا... تم تو بیٹا جیسے وزیر اعظم ہو نہ کام ہی سارے تم نہ کرو تو ہو گے نہیں اریشہ نے چیڑ کر کہا... اریشہ اس کے منہ نہ لگوں ہم یہاں سے چلتے ہیں... آوئے معوذ یہ چلی گئی تو ہمیں چائے کون بنا کے دے گا... شازر میرے بھائی نوری ہے نہ وہ بنا کے دے گی... کمینہ پنگا لینے سے پہلے یہ دیکھ لیتا نوری آج جلدی چلی گئی ہے... اووواب کیا کرے مجھے تو چائے کی شدید طلب ہو رہی ہے.... کوئی نہیں دعا بنا کے دے گی نہ چائے... کبھی نہیں جیسے گئی ہیں لگتا نہیں کوئی ہماری مدد کرے گی... آرحم ہے نہ جاو آرحم اریشہ یاد عاااااا کو چائے کا کہہ کے آؤ... عاشر ووا تنی اچھی نہیں دونوں کہ میرے کہنے پر بنا کے دے گی... یار کوشش تو کر... سب کے کہنے پر وہ لڑکیوں کی طرف بڑھ گیا...

ہائے بیوٹیفل لڑکیوں کیا ہو رہا ہے... کچھ نہیں آپکی برائی کر رہی تھی اریشہ نے کہا تم۔سے تو اور کوئی امید ہی نہیں ہے چڑیل کہی کی... ابھی تو آپ بیوٹیفل کہہ رہے تھے وہ تمہیں نہیں ان دونوں کو کہا... ہاہاہا... تمہیں بڑی ہنسی آ رہی ہے اریشہ نے دعا کو غورا... کیوں ڈرا رہی ہو اپنی بھابھی کو آرحم کی زبان پھسلی... کیا کہا بھابھی کون... وہ میں تو انائیہ کو بھابھی کہہ رہا تھا.... اووو اچھا.... دعا نے بات سمجھل جانے پر کلمہ شکر ادا کیا... پلز گلز چائے بنا دو سر میں بہت درد ہے... میں اور انائیہ پارلر جا رہی.... دعا سے کہہ اگر وہ مان جاتی ہے تو... دعا پلززززز چائے بنا دو.... اوکے دعا اٹھنے لگی کہہ انائیہ نے کہا دعا ان لڑکوں کا کام کرنے سے پہلے تھوڑی دیر پہلے والی انسلٹ یاد کر لینا.... میں نہیں بنا رہی... شاباش دعا اریشہ انائیہ کہہ کے باہر نکل گئی... دعا.... جی آرحم... ہائے مر جاوا... آر ممممم بہت برے ہیں آپ... یار اتنے پیار سے نام لو گی تو جان ہی نکلے گی.... آپ پھر شروع ہو چلے میں چائے بنا کے دیتی ہوں... ہائے شکریہ...

دعا جسے کچن میں آئی ایک زور دار چیخ ماری... آرحم جو ابھی بیٹھا ہی تھا اُچھال کے بھاگا کچن آگے کا منظر... دعا کچن کاونٹر کے پاس ڈر کے آنکھ بند کیے کھڑی ہے.... آرحم کیا ہوا؟؟ دعا نے ایک آنکھ کھول کر حیران آرحم کو دیکھا۔۔۔ اور اُنگلی سے زمین کی طرف اشارا کیا۔۔۔۔۔ وہ دیکھو... کہاں... وہاں ں ں وہ ایک کالا سا۔۔۔ کاکروُرچ!! اُف.... آرحم اس کو مارو پلز... آرحم گھور کے یہ کوئی ڈرنے چیز ہے ویسے تو تم بہت بہادر ہو اس کاکروُچ سے کون ڈرتا ہے... آرحم تم باتیں کم کرو اسے مارو پلز... نہ بھئی میں کسی معصوم

کی جان نہی لے سکتا... آرحم نے معصومیت سے کہا... کیاااااایہ معصوم ہے دعا نے دانت پیستے ہوئے کہا.... اور نہی تو کیا۔۔۔۔ تم چاہتی ہو میں اس کا قاتل بن جاؤنہ بھئ... دعا نے اسے غصہ سے دیکھا... آرحم باہر جانے لگا تو... دعا نے زور سے اس کا بازو پکڑ کر کہا پلیز۔۔۔۔ ہم اب دوست ہے نہ اور اس کا کراؤچ کو مرنے سے تم کو گناہ نہی ہو گا... اپنی دوست کی ہیلپ نہیں کرو گے.... اچھا تو مجھے کیا ملے گا..... ہمیشہ اپنا ہی سوچے گا کمینہ... اچھا تو میں چلتا ہوں۔۔۔۔

اچھا اچھا ڈن۔۔۔۔ اب مارو اسے وہ دیکھو مجھے گھور رہا ہے۔۔۔۔۔ تو تم اس کو گھورنے لگ جاؤ اس کے پورے دانت نکلا کر کہا... آرحمم.... اچھا آج یہ مجھ سے نہی بچے گا اس کی ہمت کیسے ہو ہی تم کو گھورنے کی... پورے کچن میں دوڑرنے کے بعد... آرحم اس کا کرؤچ کا قاتل کرنے میں کامیاب ہو اور اس کو اپنی اُنگلی میں پکڑ کر اس کے پاس آیا کیا کرو اس کا؟؟؟

میرے سر پڑ رکھ دو ہمم

اچھا بہتر۔۔۔۔ پھر کیا!!!

دعا جی آگے اور آرحم جی پیچھے پیچھے

* *

روشنیوں سے جگمگاتے شادی ہال میں رنگ و بو کا طوفان امڈ آیا تھا ہال کی سجاوٹ کافی خوبصورت کی گئی تھی... ہر طرف رونق کا سما تھا... سٹیج پر تھری پیس سوٹ میں ملبوس عبیر بہت ہینڈسم لگ رہا تھا... انائیہ بھی رائل بلیو مکسی میں آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی... عبیر ایک پل کیلیئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹا پا رہا تھا.... یار بس کر نظروں سے کھانے کا ارادہ ہے کیا تیری ہی ہے اب کئی بھاگ نہیں جانی... تجھے کیا مسئلہ ہے تو جا کر دعا کو دیکھ نہ مجھ پر کیوں نگرانی کر رہا ہے... ہنہ جا رہا ہوں شادی ہوتے ہی دوست دوست نہیں رہتے کسی نے سچ ہی کہا ہے... عبیر نے قہقہہ لگایا... آج عبیر بھائی بہت خوش لگ رہے ہیں انائیہ... خوش ہونے کا ڈرامہ کر رہے ہیں... ورنہ کل تک تو مجھ سے جان چھوڑانے کا بہانے ڈھونڈ رہے تھے... تم کیوں ایسی باتیں سوچ رہی ہو سکتا آج تمہیں دیکھ کر انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہو حسین بھی تو بہت لگ رہی تم... اریشہ وہ خواب نہ دیکھاؤں جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا... اچھا موڈ ٹھیک کرو سب کا دھیان دولہن صاحبہ پر ہی ہے.... انائیہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی...

حریم سٹیج پر مبارک دینے آئی... انائیہ کا اسے دیکھتے موڈ خراب ہو گیا جو عبیر کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہا... کیوں نہ انائیہ میڈم کو اور جلایا جائے... ہائے عبیر... کچھ زیادہ جلدی نہیں تم آگئی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا... کہہ تھا عبیر حریم کو رہا تھا مگر دھیان اس کا انائیہ طرف تھا... عبیر کے بچے کیوں اپنی بیوی کے ہاتھوں میرا قتل کروانا ہے حریم نے عبیر کے پاس ہو کر کہا جس پر عبیر نے بلند قہقہہ لگایا... میری خاطر

اتنا نہیں کر سکتی تم... اوئے مجھے بڑی جوانی میں مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے ابھی تو میری مگنی بھی نہیں ہوئی اور تم مجھے بکرا بنا کر انائیہ کو اور تنگ کیا نہ لگتا نہیں کہ کبھی میری مگنی ہو گی بھی.... ہاہاہاہا.... عبیر ہی ہنسی انائیہ کو اسوقت زہر لگ رہی تھی... یار بس آج کا دن تنگ کر لو اسے پھر تو.... عبیر نے جانکر بات ادھوری چھوڑ دی... ہاہاہا بہت بے شرم ہو تم.... تعریف کا شکریہ...

دعا بات تو سنو میری.... ارحم چلے جاؤ مجھے کچھ نہیں سننا... پلز یار سمجھنے کی کوشش کرو میں کیسے سب کو بتاؤں.... تو نہ بتاؤں پھول مجھے بھی بھول جاؤ.... بہت ظالم ہو تم.... پتا ہے.... ارحم سوچ میں ڈوبا تھا جب عاشر اور عبیر ٹیرس پہ آئے... کیا ہوا مجنوں صاحب... کیا بتاؤں یار دعا ناراض ہو گی ہے اس اب ماننے کیلیے شرر کھی ہے کہ میں یا سب کے۔ سامنے اس سے شادی کا پوچھو یا اسے بھول جاؤں.... ہاہاہاہاہا.... ہنس لو کمینوں.... ظالم ہو تم سب.... تم سوچو کیسے پرپوز کرنا ہے اور گھر سے نکلنا ہے.... میں کیوں گھر سے نکلنو بیٹا یہ جہانگیر ولا ہے کیوں بھول۔ جاتے ہو یہاں سے ہر محبت کے اظہار کرنے والے کو بے عزتی کر کے نکالا جاتا ہے... یار ڈرا تو نہ.... ہم نے تو حقیقت بیان کی ہے... خیر ہم تھا چلے اپنی دلہن پاس... بیسٹ آف لک عبیر اینڈ آرحم.... شکریہ جانی دشمن.... ہاہا....

عبیر کمرہ میں داخل ہوا انائیہ جیولری اتار رہی تھی... ہنہ میرا انتظار بھی نہیں کیا... کیا کر رہی ہو تم... انائیہ نے ایک نظر عبیر کو دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئ... میں تم سے بات کر رہا ہوں... پر مجھے

آپ سے بات نہیں کرنی... عبیر آگے بڑھ کر انائیہ کا ہاتھ پکڑا... کیوں نہیں کرنی مجھ سے بات.... آپ جا کر حریم سے بات کرے... عبیر کے لب مسکرائے... اس سے تھا باتیں کر کے آیا ہوں... تو پھر مجھ سے بات کیوں کرنی ہے.... چلو اب میں اپنی بیوی سے بات بھی نہیں کر سکتا... انائیہ عبیر کو بے یقینی سے دیکھا... جلدی یاد نہیں آ گیا کہ میں آپکی بیوی ہو... یاد تو تب آتا اگر کبھی بھولا ہوتا... انائیہ کو عبیر نے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا... انائیہ اتنی قربت سے گھبرا گئی چھوڑے مجھے... چھوڑنے کیلیے نہیں پکڑا... چھوڑیں ورنہ... ورنہ کیا... میں آغا جان کو شکایت لگاؤں گی.... ہاہاہاہا.... بے وقوف کیا کہوں گی انہیں کہ عبیر تنگ کر رہا ہے.... ہاں... پاگل آپنا ہی مزاق بنواؤں گی... انائیہ سر جھکا گئی... عبیر نے چھوٹی سی گستاخی کی... عبیر.... جی عبیر کی جان... ایک بات پوچھو.... یار جو پوچھنا صبح پوچھ لینا... عبیر نے کہتے ساتھ پیار بڑھی شرارت کی... آج کی رات عبیر اور انائیہ کی انا کی ہار اور محبت کی جیت ہوئی تھی....

آرحم سوچ میں گم ناصر کی غزل اسے یاد آئی دعا کے رویہ دیکھتے.....

میری آنکھوں میں جو اک حسین سا چہرا ہے

اس پہ گیسوے دراز کا پہرا ہے

کل شب رخ انور سے نقاب جو ہٹایا

تمام رات چاند اسے دیکھنے کو ٹھہرا ہے

ہم شیش محل والوں سے کیونکر محبت کر بیٹھے

یہ جانتے ہوئے بھی، کہ قسمت میں چادر صحرا ہے

قسمت نے ہمیں، تیری جھولی میں ڈال دیا ناصر

چلو اب دیکھتے ہیں، کیا سلوک تیرا ہے

ارحم بیٹا ٹکٹ کنفرم کروالی آپ نے... نہیں ماما ابھی نہیں... بیٹا کروالے اریشہ کی سٹڈی کا بھی حرج ہو رہا ہے.... جی ماما... ہادیہ بیگم واپس جانے لگی تو آرحم نے روک لیا... ماما مجھے آپسے ایک ضروری بات کرنی ہے... جی بیٹا بولے... آپ پہلے یہاں بیٹھے.... آرحم نے انہیں بیڈ پر بیٹھایا... آرحم سب ٹھیک تو ہے... جی ماما وہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں... پر میں ایسا نہیں چاہتی... ماما پلز میں سریس ہو.... بیٹا میں بھی سریس ہوں... ماما میں دعا کو پسند کرتا ہوں پلز ماموں سے بات کرے... جانتی ہوں... کیا!!!!.... جی بیٹا ماما ہوں آپکی اپنے بیٹے کی پسند نہ پسند اچھے سے جانتی ہوں.... ماما I love you....you are great...

بس بس مکھن کم لگاو... ہاہاہاہا... تھوڑا سا تو لگانے دے.... آپ کب ماموں سے بات کر رہی ہیں... میں آغا جان اور تمہارے ماموں سے بات کر چکی ہوں... منگنی کی رسم ہم جانے سے پہلے کرے گے... شادی دعا کے پیپر کے بعد... یاہو.... لڈی پاو لڈی.... بے شرم کچھ تو خیال کر ماں کے سامنے شروع ہو گیا.... ماما

میں چلا آپکی بہو کو خوشخبری سنانے.... آرحم سنو تو.... مگر آج آرحم کسی کی نہیں سننے والا تھا... بے وقوف ہادیہ بیگم مسکرا کے رہ گئی....

عبیر کی آنکھ کھلی انائیہ اسکی باہوں میں سو رہی تھی عبیر نے ایک پیار بھری شرارت کی... انائیہ اٹھ گئی... نئی زندگی کی نئی صبح مبارک ہو... آپکو بھی... انائیہ اٹھنے لگی عبیر نے اسے بازو کے گھیرے میں لے لیا... عبیر جانے دے... پہلے رشوت دو پھر جانے دوں گا... عبیر نے گال آگے کیا... انائیہ نہیں میں سر ہلاتے پیچھے ہٹی... سوچ لو انائیہ پھر نہ کہنا میں کسی اور لڑکی سے.... عبیر نے جان کے بات ادھوری چھوڑ دی... جان لے لو گی میں آپکی.... ہاہاہاہا.... وہ تم ویسے بھی لے چکی ہو... عبیر جانے دے نہ... نہیں نہ پہلے رشوت... انائیہ عبیر کے قریب ہوئی ابھی نہیں کہہ کے بھاگ گئی... دیکھ لو گا میں تمہیں.... ہاہاہاہا.... جی جی ضرور پیار سے دیکھنا اور نظر نہ لگا دینا انائیہ کہہ کے واشروم میں گھس گئی... عبیر ہنس پڑا... تھینکس حریم سمجھانے کیلیے ورنہ میں اپنی انا میں اپنی زندگی کے حسین لمحہ ضائع کر دیتا... صحیح کہا تھا تم نے میرا ایک قدم مجھے میرا پیار میری زندگی کی طرف لے جائے گا... اسے اب انائیہ سے کوئی شکوہ نہیں تھا صحیح کہتا ہے شاعر...

آبلوں کا شکوہ کیا ٹھوکروں کا غم کیسا

آدمی محبت میں سب کو بھول جاتا ہے

کچھ محبت بڑھے لمحوں میں عبیر اپنے سب دکھ بھول گیا اگر انائیہ نے اسے ٹھکرایا تھا تو سمیٹا بھی اس نے اسے اپنی محبت سے... ویسے بھی کسی نے صحیح کہا ہے پہلی پیار کا پہلا نشہ بھی عجیب ہوتا ہے آدمی تو نہ اپنے محبوب کے بغیر جینے دیتا ہے نہ محبوب کے ساتھ... انائیہ شاور لے کر نکلی تو عبیر کو اسے دیکھتا پایا... کیا دیکھ رہے ہیں....

اسے میں کیوں محبت سے نہ دیکھوں

وہ میرا پہلا پہلا پیار ٹھہرا

انائیہ شرما گئی... عبیر اسکی طرف بڑھا... واؤ انائیہ تمہیں شرمانا بھی آتا ہے مجھے تو لگا تھا بس لڑنے کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں آتا.... عبیر انائیہ کو تنگ کر رہا تھا... جب اس کے موبائل پر حریم کی کال آئی... موبائل انائیہ کے پاس پڑا تھا نام بلنک دیکھتے اس کا موچ آف ہو گیا... جو عبیر سے مخفی نہیں رہا... عبیر کال رسیو کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا.... اب اس چڑیل نے کیوں کال کی مجال ہے مجھے کوئی کچھ پل خوش ہونے دے.... ایسی بھی کیا بات کرنی کہ کمرے سے باہر چلا گیا... انائیہ سوچ میں گم تھی جب عبیر کال بند کرتا کمرے میں داخل ہوا... کیا ہوا میری جان... کچھ نہیں.... بتاؤ تو... یہ حریم کے ساتھ آپکا کیا سین ہے.... ہاہاہاہا.... میں نے جوک تو نہیں سنایا.... ہمممم وہ حریم نہ اس گھر کی ہونے والی بہو ہے عبیر نے جانکر ادھوری بات کہی.... کیاااا.... اگر آپکو اسے ہی اس گھر کی بہو بنانا تھا تو میرے پاس کیوں آئے... یار بیوی

ہو تم میری اور تمہارے نہیں تو اور کس کے پاس جاو گا.... جائے اس حریم کے پاس... انائیہ روتی ہوئی باہر چلی گئی... بے وقوف رہے گی یہ ہمیشہ... خیر مزاح آئے گا انائیہ بیگم کا بھی تھوڑا دل جلانے میں....

جلانے کے لئے ہستی کو اپنی

حسد کی ایک چنگاری بہت ہے

دیکھتے ہیں انائیہ اس حسد میں تم کتنا جلتی ہو... عبیر بھائی.... ہاں بولو معوذوہ عاشر بھائی بلا رہے... اس کمینہ کو بھی چین نہیں ہے.... ہاہاہاہاہا.... بھائی انسے خوشی سمبھالی نہیں جا رہی... ابھی بس منگنی ہو رہی اس کے اتنے نکھرے ہیں لڑکیوں کو بھی مات ہے شادی پر تو جناب قابو نہیں آنے والے.... ہاہاہاہاہا.... معوذ ایک کام کرے گا.... جی بھائی... یار بس ایک بات کا خیال رکھنا انائیہ کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ حریم اس گھر میں بہو کس کی بن کے آ رہی.... بھائی اسے سچ جب پتہ چلا نہ اس نے آپکے ساتھ ساتھ میرا قتل بھی کر دینا ہے.... کوئی نہیں میں ہو نہ... کوئی میرے سالے کو ہاتھ تو لگا کر دیکھائے.... عبیر بھائی مجھے سالا نہیں کہا کرے.... کیوں بھئ... میں نہیں کر رہا آپکا کام.... اچھا اچھا یار اب نہیں کہتا خوش... چلو اب اس کمینہ کو بھی دیکھے ورنہ انائیہ کرے نہ کرے یہ ہمارا قتل ضرور کرے گا....

انائیہ بچے کیا سوچ رہی ہیں آپ... کچھ نہیں بڑی ماما... بڑی ماما کیا آپ خوش ہیں اس رشتہ سے... ہاں بیٹا حریم جیسی اچھی بچی قسمت والوں کی بہو بنے گی... ہمم کیا ہوا آپکو حریم پسند نہیں کیا... نہیں نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے... انائیہ کو عجیب لگا ثناء بیگم انائیہ سے اس کی سوکن کے بارے میں رائے لے رہی ہیں... سلجھی ہوئی پہیلی کا الجھاؤ دیکھ کر

حیران ہوں میں اب ترا برتاؤ دیکھ کر"

انائیہ حیران تھی عبیر بڑی ماما سب کو دیکھ کر کسی کو اسکے دکھ کا اندازہ نہیں ہے کیسے خوش ہیں سب حریم کو بہو بنا کر... میں کیسے عبیر کو کسی اور کا ہوتے دیکھو گی... عبیر کو کسی اور کا سوچ کر ہی انائیہ کے آنکھوں میں آنسو آگے اور دل میں ایک ٹھیس اٹھی... عبیر جو کسی کام سے باہر جا رہا تھا... انائیہ کو آنسو بہاتے دیکھ کر رک گیا دل تو کیا ابھی انائیہ کو سچ بتا کر اسے اس دکھ سے آزاد کر دے... عبیر چل یار رنگ بھی لینی ہے حریم انتظار کر رہی ہو گی.... عاشر تم گاڑی نکالو میں آتا ہوں... نہیں تو ٹائم لگا دے گا ابھی چل... انائیہ جو دونوں کی بات سن کر خاموش بیٹھی تھی اب انہیں جاتا دیکھ رہی تھی.... اسے ایک پل کیلیے ایسا لگا عبیر اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں جیسے زندگی سے جا رہا ہو... عبیر کیوں کر رہے ہو ایسا نہیں رہ سکتی میں تمہارے بنا.... اگر خوشیاں بھری رات کی صبح میں جدائی کی نوید سنائی جاتی ہے تو عبیر تم جیسے تھے مجھے قبول تھے تم دور تھے مگر صرف میرے تھے.....

اک شکل ہمیں پھر بھائی ہے اک صورت دل میں سمائی ہے

ہم آج بہت سرشار سہی پر اگلا موڑ جدائی ہے

مجھے خبر ہی نہ تھی کہ میری خوشیوں کی عمر اتنی تھوڑی ہے... میں یہ جدائی برداشت نہیں کر سکتی میں عبیر تمہیں حریم کا نہیں ہونے دوں گی میں اس سے اپنا عبیر مانگ لوں گی... عبیر بس میرا ہے انائیہ پر اس وقت جنون سوار تھا عبیر سے محبت کا جنون.... آج وہ اپنا غرور اپنی انا سب بھول کر اپنا پیار کیلیے بھیک مانگنے کو بھی تیار تھی....

****

سرد ٹھٹھرتی کہر آلود شام میں انائیہ ٹوٹے دل کو لیے حریم کی پناہ کی طرف چلنے پر مجبور تھی... وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ زندگی کا ڈھب بھی بدل گیا تھا تمام تر تفصیل کے باوجود اسے حریم کا گھر ڈھونڈنے میں مشکل پیش آرہی تھی... وہ اکیلی ہی دو گھنٹوں سے اس علاقے میں چکراتی پھر رہی تھی... لوگوں کا خوف ہونے کے باوجود اسے صرف اپنی منزل تک پہنچنے کی لگن تھی مگر منزل تھی کہ دور دور تک نظر نہیں آرہی تھی... اچانک اسکی گاڑی خراب ہو گئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے غیر علاقے اور گھر سے دور ایسی صورتحال سے اس کا واسطہ پہلی بار پڑا اتنی دیر میں ایک من چلا اپنی گاڑی اس کے پاس لا کر اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنے لگا...

اے پری....!اس زمین پر کیا کر رہی ہو؟ آجاو تمہیں تمہاری منزل تک لے چلوں... انائیہ کا دل دھک دھک کی تیز آواز کے ساتھ کانوں میں بجنے لگا... سنسان سڑک پر اسے کوئی مدد گار بھی نظر نہیں آرہا تھا... وہ سر جھکا کر تیری سے آگے بڑھنے لگی... گاڑی بھی اسکے ساتھ رینگنے لگی... ساتھ ہی اس آوارہ کی بکواس بھی چل رہی تھی... اس سے پہلے انائیہ کا ضبط جواب دے جاتا پیچھے کسی کے تیز ہارن نے دونوں کو ہی متوجہ کیا... گاڑی میں بیٹھا آوارہ لڑکا تو فوراً ہی رفتار بڑھا کر اسکے پاس سے گاڑی نکال کر لے گیا... پیچھے سے آتی گاڑی اسکے پاس آکر رکی تو انائیہ خوف و حراس سے آنکھیں بند کر لی...

انائیہ تم..... اس وقت تنہا یہاں کیا کر رہی ہو.... اپنا نام اور جانی پہچانی آواز سن کے انائیہ نے آنکھیں کھولیں.... حریم کو سامنے دیکھ کر اسکی جان میں جان آئی.... وہ میں آپسے ملنے آئی تھی... مجھ سے پر کیوں.... چھوڑوں یہ سب باتیں پہلے گھر چلو... تمہاری گاڑی؟؟؟؟ وہ خراب ہو گئ... کوئی بات نہیں ڈرائیور صحیح کروا کے لے آئے گا... تم میرے ساتھ چلوں...

حریم مینشن پہنچ کر حریم انائیہ کو بیٹھا کر خود اسکے لیے پانی لینے گئی... یہ لے پانی اور ریلیکس ہوئے... میں ٹھیک ہو حریم مجھے آپسے کچھ کہنا ہے.... جی کہیئے... آپ یہ منگنی نہ کروں.... واٹ.... پلیز حریم خدا کے لیے اس رشتہ سے انکار کر دوں... انائیہ تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو... حریم میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی میں مر جاوں گی حریم پلیز میرا عبیر مجھے واپس کر دو مت چھینوں مجھ سے میری محبت... انائیہ تم کیا کہہ رہی ہو میں کیوں تم سے عبیر کو چھیننے لگی... حریم شاکڈ حالت میں بولی... مگر جلد ہی حریم کو ساری بات سمجھ میں آگئی... انائیہ رہ رہی تھی... انائیہ پلز چپ کروں اور میری بات سنو... عبیر تمہارا تھا تمہارا ہے تمہارا

رہے گا... میں عبیر کی صرف اچھی دوست ہو... پھر شادی کیوں کر رہی ان سے... انائیہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ڈیئر میری منگنی عبیر سے نہیں بلکہ عاشر سے ہو رہی ہے.... کیا..... عاشر بھائی سے... ہاں انائیہ میں عبیر سے نہیں عاشر سے پیار کرتی ہوں وہ بھی سکول ٹائم سے تمہارے ولیمہ پر میں کافی عرصہ بعد اپنی محبت سے ملی... مگر عبیر تو کچھ اور کہہ رہا تھا... وہ بس تمہیں تنگ کر۔ رہا ہو گا ورنہ ایس پی عبیر شہریار تو تمہارے علاوہ کسی اور کا ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا... چھوڑوں گی نہیں میں عبیر تمہیں جتنا تڑپایا اور رلایا ہے نہ چن چن کے بدلہ لو گی.... حریم سوری ڈیئر... اٹس اوکے انائیہ... حریم ایک فیور کروں گی... حکم کرو دوست... عبیر کو مت بتانا کہ تم نے مجھے سچ بتا دیا ہے... ہاہاہا اوکے.... چلو میں اب نکلتی ہو...

منگنی میں دو دن باقی تھے اور آرحم کو کام کے سلسلے میں واپس جانا پڑ رہا تھا... دعا کو جب آرحم کے جانے کی خبر ملی تو اس کا موڈ آف ہو گیا... آرحم جانے سے پہلے دعا سے ملنے آیا دعا.... دعا میں تمہیں بلا رہا ہوں... مجھے بات نہیں کرنی آپسے... دعا بات سمجھنے کی کوشش کرو میرا جانا بہت ضروری ہے تو جائے نہ روکا کس نے ہے دعا کہہ کر کمرہ سے نکل گئی آرحم کو دعا کے اس بچپنے پر بہت غصہ آیا... وہ اسکے پیچھے گیا دعا کیچن میں چائے کا پانی رکھ رہی تھی... دعا کام نہ ہوتا میں کبھی نہ جاتا ایسے اپنی منگنی چھوڑ کے... کام ضروری ہے یا کام والی... شٹ اپ دعا... آرحم کا موڈ بگڑ گیا... جس کی وجہ آرحم کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی دعا سے دوری تھی یا اس کی بے اعتباری... دعا چائے کا کپ اسکی طرف بڑھا کر باہر جانے لگی... آرحم نے چائے کا کپ زمین پر پٹخ دیا... وو بھیگی آنکھوں سے آرحم کی طرف دیکھ کر بولی....

آرحم.....! دل بھی اس کانچ کی طرح ہوتا ہے جو ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے.... وہ پھر وہاں رکی

نہیں تھی اس سے آنسو چھپاتی اندر بھاگ گئی تھی.... دعا کو جب سے پتہ چلا آرحم علیزے ساتھ ڈیل کرنے واپس جارہا ہے منگنی چھوڑ کر اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اتنے سال بعد بھی ان دونوں میں علیزے نام کا۔ کانٹا موجود تھا... آرحم اس کے جملے پڑ غور کر ہی رہا تھا ہادیہ بیگم۔ آگئی... وہ حیرانی سے بولی تھیں کیا ہوا آرحم دعا روتی ہوئی کیوں گئی... ممی کے سوال پر وہ بوکھلا گیا تھا وہ کبھی برداشت نہ کرتی کہ آرحم انکی چہیتی بھتیجی سے مس بی ہیو کرے... وہ بس ممی ہاتھ سے چھوٹ گیا... اور دعا وہ... اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ اتنے سال بعد بھی دعا کا اعتبار اس پر نہیں تھا وہ اس سے محبت کے باوجود بے اعتنا ہی ٹھرا تھا... بولو بھی کیا ہوا اسے... وہ میرے ایسے جانے سے پریشان ہو گئی ہے.... اوو... چلو جاو مناو اسے...

آرحم اپنے رویہ پر نادم ہوتا ہوا اپنا موڈ درست کر کے دعا کے کمرہ میں داخل ہوا... وہ تکیے میں سر دیئے رو رہی تھی... آرحم نے اسے مخاطب کیا.... دعا میرا سامان کہا ہے... وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر اس نے تکیہ ہٹائے بغیر ہی جواب دیا تھا... سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا ہے اب جاو... پلیز یار.... ایک بار میری طرف دیکھو مجھ سے بات تو کرو میں جارہا ہوں پھر نا جانے ملاقات ہو یا..... آرحم نے جان کے جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا... دعا نے تڑپ کے تکیہ ہٹایا اور اٹھ کے بیٹھ گئی...

تمہارا اس طرح چھوڑ جانے کا ارادہ تھا تو مجھے اپنایا کیوں... کس نے مجبور کیا تھا... بس دو دن دو دن کیلیے تھا یہ سب کچھ.... اس نے روتے ہوئے اپنی سوچ کا اظہار کر دیا... دعا میں کام کیلئیے جارہا ہوں بس.... اچھا آرحم تو بتاوں پھر وہاں علیزے نہیں ہے کیا... ہے مگر وہ بس کام کرتی ہے میرے ساتھ.... ہاہاہا آرحم دیکھا تھا میں نے کیسے کیسے کام کرتی ہے وہ... دعا..... آرحم غصہ سے چلایا.... چلاو مت آرحم ہاتھ اٹھاؤں جیسے پہلے

اٹھایا تھا... دعا تم تب بھی غلط تھی اور آج بھی.... غلط ہمیشہ دعا ہوتی ہے سچی اور پارسا وہ علیزے ہے نہ... جاؤں آرحم جاؤں میں تمہیں آزاد کیا اپنی محبت سے مجھے علیزے کی دی ہوئی بھیک نہیں چاہیے.... آرحم غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا.... دعا اب تم بلاؤں گی بھی تو میں نہیں آؤں گا آخری بار کہوں گا اس دن تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی جس کی وجہ سے تم نے اپنا کل بھی خراب کیا اور آج بھی برباد کر رہی ہو.... آرحم کہہ کے جانے کیلیے نکل گیا....

راستے بھر وہ خود کو ملامت کرتا رہا کہ اس کی زات سے دعا کو اذیت ملی تھی... وہ دن اس کی زندگی کا سب سے برا دن تھا وہ اور علیزے کسی پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے آرحم کو دعا کی کال آئی آرحم کہاں ہے آپ.... ماموں کے آفس میں... اووا گر آپ فری ہے تو مجھے شوپنگ پہ لے جائے... ایسا کرو تم آفس آجاؤ.... دعا کے کال کے بعد آرحم کام میں مصروف ہو گیا علیزے کام کے ساتھ ساتھ آرحم کو دیکھ رہی تھی... سب جانتے تھے علیزے آرحم کو پسند کرتی ہے... آہم آہم... علیزے میڈیم کام پہ دھیان دے.... اووسوری وہ میں کچھ سوچ رہی تھی... علیزے اٹھی اور آرحم کے پاس آگئی... نا جانے کیا ہوا اسکا پاؤں سلپ ہوا اور وہ آرحم پر آگری... اسی وقت دعا کمرہ میں داخل ہوئی اور دونوں کو اس حالت میں دیکھ کر خود پہ کنٹرول نہ کر سکی... کیا ہو رہا ہے یہ.... وہ دعا کچھ نہیں آرحم سے پہلے علیزے بولی....

تم سے کسی نے پوچھا ہے....؟ جاؤ اپنا کام کرو...!

میں اپنا کام کر رہی تھی مگر....

بکواس بند کرو اور دفع ہو جاو یہاں سے... تمہاری اداؤں کے تیر بس آرحم پر چل سکتے مجھ پہ نہیں...

آرحم کا ضبط جواب دے گیا.... شٹ اپ دعا... کیا بکواس کر رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی.... تم اس بد چلن لڑکی کیلیے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو دعا کا شور سن کر سب سٹاف وہاں آ گیا.... علیزے کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر آرحم خود پر کنٹرول کھو بیٹھا اور اس نے دعا پہ ہاتھ اٹھا دیا....

علیزے چلو یہاں سے آرحم دعا کے سامنے روتی ہوئی علیزے کو ساتھ لے کر چلا گیا... دعا بھی ندامت سے گھر واپس آ گئی پھر اسے انائیہ سے معلوم ہوا کہ آرحم واپس چلا گیا.... دعا کا پہلا پیار نفرت میں بدلنے لگا.... ادھر آرحم لو لگتا نہ کبھی دعا اسے معاف کرے گی نہ ہی وہ خود کو معاف کر پائے گا کیسے وہ دعا پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے.... کئی سال اس اذیت میں گزار دیئے کہ وہ کیسے دعا کا سامنا کرے گا... وہ منحوس دن اتنے سال بعد اس کی زندگی میں ایک بار پھر زہر گھول گیا... علیزے اور آرحم ایک ساتھ کام کرتے تھے یہ بات دعا کو کیسے پتہ چلی وہ نہیں جانتا مگر اسکی محبت نے نہ تب اس پر یقین کیا تھا نہ آج... آرحم کو لگا دعا کی بے اعتنائی اسے مار ڈالے گی ایک بار پھر وہ دعا سے بچھڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا.... ماضی کی تلخ یادوں میں آرحم کو خبر نہ ہوئی ایر پورٹ آ گیا....

عبیر کمرہ میں داخل ہوا تو سارا کمرہ کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا... انائیہ انائیہ.... کیا ہے کیوں چلا رہے ہیں.... یہ سب کیا ہے... اوو یہ سب میرا سامان ہے... تم کئی جا رہی ہو... ہاں نہ اغ حریم نے آنا یہاں تو میرا جانا بنتا ہے نہ اب آپ ایک کمرہ میں دو دو بیویاں ساتھ تو نہیں رہ سکتے... تم کئی نہیں جا رہی... کیوں؟؟؟؟ اوو آپ جانا چاہتے اس کمرہ سے کوئی بات نہیں میں آپکا سامان پیک کر دیتی.... عبیر کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کچھ یہ دنیا کیسے بدل گئی... کہاں صبح تک آنسو بہائے جا رہے تھے اور کہاں اب خوشی خوشی کمرہ چھوڑا جا رہا ہے... عبیر

خیالوں میں گم تھا جب انائیہ کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائی.... انائیہ کو اب مزا آرہا تھا عبیر کی چال اسی پر الٹ کر.... عبیر آپ نے بتایا نہیں... سوری کیا نہیں بتایا... یہی کہ آپ مجھے آزاد کب کرے گے... واٹ پاگل ہو گئی کیا... لے اس میں پاگل والی کیا بات اب آپ کو حریم مل گئی میں بھی تو کوئی اپنے جیسا ڈھونڈوں گی.... بکواس بند کرو انائیہ آج کے بعد یہ لفظ میں نہ سنو....

عبیر چھوڑے مجھے... انائیہ کا بازو عبیر کی گرفت میں تھا... اور تم اس رشتے سے خوش ہو؟؟؟ انائیہ نے بغیر جھینپے اس بار پر اعتماد ہو کر اسے جواب دیا تو عبیر یک دم ٹھٹک کر اسے تکنے لگا...

تم میرا مطلب نہیں سمجھ رہی ہو.... اس رشتہ میں بزرگوں کی خوشی ہے اور آپکی بھی... بزرگوں کی خوشی میں اپنی خوشی ڈھونڈنا عبادت ہوتی ہے... میں تو بہت خوش ہو آپکی خوشی میں...

میری خوشی نہیں ہے...

کیوں آپکی خوشی نہیں ہے یہ؟؟؟ آپکی دوست آپکی بھابھی بنے؟؟؟ اس بار انائیہ نے محفوظ ہوتے ہوئے شرارت سے کہا... اوو تمہیں سچ پتہ تھا... جی ہاں... اور پھر بھی تم نے مجھ سے الگ ہونے کی بات کی...

انائیہ کو غلطی کا احساس ہوا... عبیر وہ بس ایسے کہہ گی... مجھ سے جدا ہونے کی بات اور تم ایسے ہی کہہ گئی واو... عبیر سوری... عبیر کا رویہ یک دم سپاٹ ہو گیا...

منگنی کا دن آپونچھا مگر آرحم نہ آیا... ہادیہ بیٹا... جی آغا جان... آرحم دو دن کا کہہ کے گیا تھا مگر واپس کیوں نہیں آیا ابھی تک... آغا جان اس کا کام نہیں ہوا کمپلیٹ... آپ اجازت دے تو میں دعا کو انگوٹھی پہنا دو... جی بیٹا اجازت والی کیا بات ہے... بس آرحم ہوتا تو یہ خوشی ڈبل ہو جاتی... کوئی نہیں آغا جان میں ہونا

آپ میری منگنی پر ڈبل خوش ہو جائے... ہاہاہاہاہا.... میں آپکی خوشی میں خوش ہو بیٹا... شکریہ آغا جان... اور انتظار نہیں کروانا چاہیے حریم کو... کیوں اس بیچاری کا نام لے رہا ہے صبر تجھ سے خود نہیں ہو رہا... تیرا بولنا بہت ضروری ہے نہ اپنے ولیمہ پر.... اس سے پہلے عاشر کچھ بولتا عبیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا.... بولنے سے پہلے آس پاس دیکھ لیا کر گدھے.... اووو... اوئے یہ تو نے گدھا کس کو کہا.... کسی کو نہیں میرے بھائی چل منگنی نہیں کرنی کیا.... ایوے نہیں کرنی.... جلدی چل اس سے پہلے لڑکی بھاگ جائے.... عبیر کے بچے تجھے میں بعد میں دیکھتا ہوں...

عاشر اور حریم کی منگنی کے بعد ہادیہ بیگم نے بھی دعا کو انگوٹھی پہنائی... دعا نا چاہتے ہوئے بھی ان کے گلے لگ کر رو پڑی.... لو جی منگنی پر کون روتا ہے... اسفند کے پوچھنے پر دعا نے اسے گھورا... جنگلی بلی جاگے اس سے پہلے اپنا منہ بند کر لے معوذ نے مشورہ دینا ضروری سمجھا.... شکریہ مشورہ کا.... ان دونوں کا ہنسی مزاق بھی دعا کا موڈ صحیح نہیں کر سکا...

فنکشن کے بعد عبیر کمرہ میں آیا تو کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا اسے لگا شاید وہ غلط کمرہ میں آ گیا اس سے پہلے وہ واپس مڑتا انائیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا... عبیر نے اپنا لہجہ سرد بناتے ہوئے کہا... ہاتھ چھوڑے میرا محترمہ... دل ہی دل میں کمرہ کی سجاوٹ کو سہاتے ہوئے بولا... یہ کیا حال بنا دیا ہے میرے کمرہ کا میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہو میں اپنے بیڈ روم میں کسی اور کی مداخلت برداشت نہیں کرتا شاید آپ بھول گئی... شاید آپ بھی بھول رہے ہیں شادی کے بعد بیوی شوہر کی ہر چیز میں حصہ دار ہوتی ہے... عبیر اس کی بہادری پر حیران ہوا تھا... جی ہوتی ہیں مگر وہ بیوی جو اپنے شوہر سے الگ ہونے کی بات کہنا دور کی بات سوچتی بھی

نہیں ہیں... عبیر سوری پلیز معاف کر دے کبھی غلطی سے بھی یہ غلطی نہیں کرو گی انائیہ کہہ کے عبیر کے گلے لگ گئ... اس سے زیادہ عبیر بھی اسے تنگ نہ کرنے کا سوچتے ہوئے انائیہ کو اپنی باہوں میں لے لیا اور پیار کی مہر ثبت کی....

آرحم کو آئے مہینہ ہو گیا ہادیہ بیگم کئ بار اسے واپس آنے کا کہتی مگر وہ ہر بار کوئی بہانہ بنا دیتا... گھر میں سب کو آرحم کا نہ آنا کھٹک رہا تھا... عبیر نے انائیہ کو کہا دعا سے اس بارے میں بات کرے کیا دونوں میں کچھ ایسا ہوا ہے جس کی وجہ سے آرحم واپس نہیں آرہا... انائیہ اور اریشہ دونوں دعا کے کمرہ میں موجود تھی... ہاں بھی دعا لوگ تو منگنی کروا کے ہنسنا بند نہیں کرتے اور کہا تم ہنسنا ہی بھول گئ ہو... اب منگنی ہی ایسے شخص سے ہوئی ہے جو پہلے کسی اور کا ہے اس پر میں کیا خوشی مناؤں... دعا جو کب سے ضبط کیے ہوئی تھی آج خود پر کنٹرول کھو بیٹھی اور انائیہ اور اریشہ کو شروع سے ابتک سب کچھ کہہ سنایا... اب بتاوں میں کیا کروں... دعا تمہیں غلطی فہمی ہو سکتی ہے میں نے کبھی بھی آرحم۔ بھائی کو علیزے کیا کسی لڑکی کے۔ ساتھ نہیں دیکھا.... تم نے نہیں دیکھا پر۔ میں نے دیکھا ہوا ہے اپنی اس گناہگار آنکھوں سے اس علیزے کو آرحم کی باہوں میں.... آگر ایسا ہے تو کیوں پہنی بھائی کے نام کی انگوٹھی.... تمہارا بھائی تو انا نہیں اور میں بول کے کیوں مصیبت اپنے سر لیتی... ویسے بھی منگنی ہوتی ہی ٹوٹنے کیلئے... دعا دل پر۔ پتھر رکھ کر یہ سب کہہ رہی تھی آرحم کا غصہ وہ اریشہ پر نکال گئ... میرا بھائی ایسا نہیں ہے اریشہ کہہ کے روتی ہوئی چلی گئ... انائیہ جو کب سے سب کچھ سن رہی تھی بغیر کچھ کہے جانے لگی... انائیہ سوری وہ میں غصہ میں اریشہ کو کچھ زیادہ سنا گئ... ہمم بس ایک بات کا جواب دو ہاں یا ناں میں.... کیا تم یہ منگنی ختم توڑنا چاہتی ہو.... دعا کو لگا جیسے

انائیہ کے سوال سے اس کی دل کی ڈر کن رک گئی... بولو دعا.... نہیں میں مر جاؤں گی اگر اپنا نام سے آر حم۔کا نام الگ کیا تو... دعا کا جواب سن کر انائیہ کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گئ....

عبیر کو جب ساری بات کا پتہ چلا اس نے آر حم سے بات کرنے کا سوچا... عبیر اب کیا ہو گا... کچھ نہیں اللہ بہتر کرے... میں آر حم سے بات کرتا ہوں... عبیر نے کال کی مگر دوسری طرف آر حم کال رسیو نہیں کر رہا تھا.... کچھ دیر بعد آر حم کی بیک کال آگئی... جی جناب اب ہماری کال بھی نہیں اٹھاتے آپ... ہاہاہا ایسا کچھ نہیں ہے... میں نماز پڑھ رہا تھا... آہاں... تم بتاؤں کیسے یاد کر لیا آج تم نے مجھے... آر حم مجھے تم سے کوئی بات کرنی ہے دعا کے بارے میں... عبیر مجھے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی... آر حم نے کہہ کے کال بند کر دی... کیا کہا آر حم نے... وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا... اب کیا ہو گا عبیر... انائیہ ایسی باتیں کال پہ نہیں ہوتی میں خود جاتا ہوں اسکے پاس... مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے.... تمہیں بس میرے علاوہ ساری دنیا کی فکر ہوتی ہے.... نہیں جی... اچھا جی... عبیر انائیہ کے قریب ہوا... آپکو تو موقع چاہیئے... چھوڑے مجھے... انائیہ عبیر کو پیچھے کر کے باہر بھاگ گئی....

دعا کب سے آر حم کو کال کر رہی تھی مگر آر حم رسیو نہیں کر رہا تھا... دعا نے ٹیکسٹ کیا آر حم کال اٹھائے... مگر کوئی رسپانس نہیں آیا... ناچاہتے ہوئے بھی دعا رو پڑی... آر حم کی کال آگئی... آر حم.... بولو دعا کیا کام ہے... مجھے آپسے کچھ کہنا ہے... مگر میں کچھ نہیں سننا چاہتا تمہیں جو کرنا تھا جو کہنا تھا کہہ چکی اور میں سن چکا... میرا اب تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے... آر حم گھر والے شادی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہ رہے ہے... جیسے میرے بغیر منگنی کی ویسے شادی بھی کر لے... آج کے۔بعد مجھے کال مت کرنا مر گیا میں

تمہارے لیے.... آر حمم... دعا کی آواز رند گئی... آر حم کو دعا کی سسکیاں سنائی دی تو اس نے ٹڑپ کر کال بند کر دی.... کبھی معاف نہیں کروں گا دعا میں تمہیں تمہاری بے اعتنائی نے مار ڈالا۔ مجھے....

****

آر حم آر حم کہاں ہو یار ۔۔۔علیزے آر حم کو سارے گھر میں ڈھونڈ رہی تھی ۔۔۔

ہائے یہ کہاں گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔۔ آنکھوں کا استعمال کرو لڑکی نظر آجاؤ گا۔۔۔

علیزے کو اپنے پیچھے سے آر حم کی آواز سنائی دی تم یہاں کیا کر رہے ہو آج آفس کیوں نہیں آئے ۔۔۔تم وہاں کام کیلئے جاتی ہو یا مجھ پر نظر رکھنے ۔۔۔

آر حم بتاؤں تمہیں میں وہاں کیا کرنے جاتی ہوں ۔۔۔علیزے نے لڑاکا عورتوں کی طرح بازو اوپر چڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں نہیں معاف کرو۔۔۔اب بتاوں کیوں ڈھونڈ رہی تھی ۔۔۔تمہارا نمبر کیوں آف جا رہا ہے ۔۔۔آر حم کو یاد آیا دعا سے بات کے بعد اس نے نمبر بند کر دیا تھا۔۔۔وہ بیٹری ختم تھی چارج کرنا یاد نہیں رہا۔۔۔خیر تھی ویسے جو تمہیں گھر آنا پڑا۔۔۔۔ہاں وہ تمہارے طلال ماموں کی کال تھی کہہ رہے تھے تمہیں کہوں گھر رابطہ کرے کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہے۔۔۔۔

تم یہ مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔۔ آر حم اپنا موبائل ڈھونڈنے لگا۔۔۔موبائل ملتے اس نے گھر کال ملائی۔۔۔دوسری طرف کوئی بھی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

کہاں ہے سب کال کیوں نہیں اٹھا رہے آرحم پریشان میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔۔۔کئی دعا کو تو کچھ نہیں ہو گیا۔۔۔نہیں اللہ تعالی پلز اسے کچھ مت کرنا۔۔۔عبیر شازر آحل کوئی بھی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

علیزے میری ٹکٹ کنفرم کروائیں جو بھی پہلی فلائٹ ملے۔۔۔اوکے علیزے کہہ کے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جہانگیر والا میں موت کا سناٹا تھا۔۔۔ہر آنکھ اشک بار تھی ہر دل دعا کی سلامتی کیلیے دعا گو تھا۔۔۔

آرحم کے کال کے بعد دعا روتے ہوئے بے ہوش ہو گئی۔۔۔

اریشہ کسی کام سے دعا کے کمرہ میں گئی اسکو اس حالت میں دیکھ کر چلانے لگی۔۔۔جلد ہی سب دعا کو لے کر ہسپتال چلے گئے جہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے آگلے 24 گھنٹے تک کچھ بھی کہنا ممکن نہیں۔۔۔۔

دعا کی ایسی حالت جہانگیر ولا کا ہر فرد اشکبار تھا۔۔۔کسی نے آرحم کو خبر دی۔۔۔آغا جان اس کا نمبر بند جا رہا تھا میں پیغام دیا ہے وہ جلد ہی رابطہ کرے گا۔۔۔طلال بھائی آپ ایک بار پھر کال کریں اسے ضرور وہ ہی دعا کی اس حالت کا قصوروار ہے۔۔۔ہادیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔۔۔نہیں ہادیہ ایسا کچھ نہیں۔بیٹا حوصلہ رکھو۔۔۔

آغا جاں ایسا ہوا تو میں کیا منہ دیکھاؤں گی فیضان بھائی کو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا دعا کو۔۔۔۔

آرحم ایرپورٹ پہ تھا جب اسے عبیر کی کال آئی۔۔۔کیا ہوا عبیر وہاں سب ٹھیک تو ہے نا؟؟

آرحم وہ دعا۔۔۔۔ کیا ہوا دعا کو۔۔۔۔ آرحم کو اپنی ڈھرکن بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔ دعا کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ڈاکٹر کہہ رہے 24 گھنٹے تک کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔

عبیر یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے دعا کی اس حالت کا قصوروار میں ہو آرحم روتے ہوئے زمین پہ بیٹھ گیا۔۔۔

خود کو سمبھالوں آرحم کچھ نہیں ہو گا دعا کو۔۔۔

عبیر میں آرہا ہوں اپنی دعا کے پاس اس کا خیال رکھنا عبیر اگر دعا کو کچھ ہوا نہ زندہ میں بھی نہیں رہوں گا۔۔۔ آرحم کی فلائٹ کی اناوئسمنٹ شروع ہو گی۔۔۔۔۔ آرحم کیلئے یہ سفر قیامت سے کم نہ تھا۔۔۔۔

24 گھنٹے بعد دعا کو ہوش آگیا اب وہ خطرہ سے باہر تھی۔۔۔ نمرہ اور عائشہ بیگم اس کے پاس بیٹھی تسبیح پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔۔ ہادیہ اور ثناء بیگم صدقہ کیلئے بکرا منگوا رہی تھی۔۔۔۔ دعا کو جب سے ہوش آیا کالے بکروں کی شامت آئی ہوئی ہے معوذ نے اسفند کو بتایا۔۔۔ دعا تمہیں ضرور کالے بکروں کی بد عا لگ جانی ہے جن کی تمہاری وجہ سے شامت آئی ہوئی ہے۔۔۔ دعا ہنس پڑی۔۔۔

معوذ بیٹا آرحم کہاں ہے ایک وہی ہے جو ابھی تک دعا کو دیکھنے نہیں آیا۔۔۔۔ نمرہ بیگم کی بات پر دعا کے چہرہ پہ ایک سایہ لھرا گیا۔۔۔۔ وہ چچی اتنی لمبی فلائٹ سے آئے پھر رات ساری یہاں رکے تو آغا جان اور پاپا نے انہیں گھر بھیج دیا۔۔۔۔

سہی کیا بچہ پتہ نہیں کس طرح ٹینشن میں سفر کیا ہو گا۔۔۔۔ دعا لاتعلق سی سب کی باتوں سے یہاں وہاں دیکھ کر سوچ رہی تھی کیسے آرحم کا سامنا کرے گی کیا وہ اسے معاف کر سکے گا۔۔۔۔

آرحم کی کال کے بعد دعا کو علیزے کی کال آئی تھی اس نے جو کچھ دعا کو بتایا دعا کو لگا اس پر آسمان ٹوٹ پرا ہے کیسے وہ اپنے آرحم پہ شک کر سکتی ہے اپنے ہاتھوں اپنا گھر برباد کر رہی تھی اسے آرحم کا بار بار اپنی صفائی دینا اسے منانا یاد آرہا تھا اک دم اسے چکر آیا وہ دنیا و معافیہ سے بے خبر ہو گئی۔۔۔۔جب حوش آیا تو خود کو ہسپتال کے بستر پہ پایا۔۔۔۔

ایک ہفتہ بعد۔۔۔۔

دعا کو گھر آئے کافی دن ہو گے تھے اب وہ بلکل ٹھیک تھی مگر اس دوران اس کی آرحم سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی وہ زیادہ ٹائم باہر گزارتا اور جب واپس آتا تو دعا اپنے کمرے میں ہوتی۔۔۔۔

جہانگیر والا میں دوبارہ سے رونقیں لگی ہوئی تھی آغا جان نے دو دن بعد دونوں لڑکوں کے نکاح کا علان کر دیا تھا۔۔۔۔

آرحم بھائی آپ خوش تو ہے نا۔۔۔پتہ نہیں اریشہ۔۔۔بھائی پلز دعا کو معاف کر دے اسے اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔۔احساس اسے ہونے میں بہت وقت لگ گیا میرے دل میں اس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اب نہ محبت نہ نفرت۔۔۔اگر ایسا ہے تو کیوں کر رہے ہیں شادی اس سے انکار کر دے۔۔۔۔میرا انکار میری ماما کو ہمیشہ کیلئے ان کے بھائیوں سے دور لے جا سکتا ہے اور میں ابھی اتنا خود گرز نہیں ہوا۔۔۔۔

دعا جو اریشہ کو بلانے آرہی تھی ارحم کی باتیں سن کے وہاں سے روتی ہوئی واپس چلی گئی۔۔۔۔کیا کر دیا دعا تم نے اتنی محبت کرنے والا کو کھو دیا نہیں آرحم میں تمہارا ایسا رویہ نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔۔کون کہہ رہا ہے برداشت کرو انائیہ دعا کے کمرہ میں داخل ہوئی وہ دعا کی سرگوشی سن چکی تھی۔۔۔دعا بھاگ کے انائیہ

کے گلے لگ گئی میں کیا کروانائیہ میرا آرحم مجھ سے دور ہو گیا۔۔۔۔رونا بند کرو دعا ایسے تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔چلو شاباش منہ دھو کے آوں نیچے سب ڈھولکی پہ تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اور آرحم کی ٹینشن نہ لو ایک بار شادی ہونے دو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

نیچے سب لڑکے لڑکیاں رونق لگا کے بیٹھے ہوئے تھے وہ ڈھولکی کم ایک دوسروں کی بینڈ زیادہ بجا رہے تھے ۔۔۔۔۔حریم کی فیملی آئی ہوئی تھی سب عاشر اور حریم کو تنگ کر رہے تھے۔۔۔حریم گانا سناؤ یار۔۔۔نہیں نہیں میں کچھ نہیں سنا رہی۔۔۔۔بیٹا سنا دو۔۔۔زرنش بیگم نے کہا تو سب نے اووووو کی آوازیں نکالنے لگ گے۔۔۔کیا سناؤں میں کچھ سمجھ نہیں آرہا اسفند اور فارس جو حریم کے پاس بیٹھے تھے اسے اپنے نایاب مشوروں سے نوازنے لگے۔۔۔۔پاگل ہو کیا میں نہیں یہ سنا رہی۔۔۔۔سنا دو بیٹا جو بھی یہ نکمے کہہ رہے۔۔۔مگر وہ انکل۔۔۔۔گاؤ بھی یار اب عاشر نے کہا۔۔۔اوکے۔۔۔

بیٹا بیٹا مت کر سا سو اب تیرا بیٹا میرا ہے

جب تک بیٹا سکول جائے تب تک بیٹا تیرا ہے

اب تیرا بیٹا آفس جائے اب تیرا بیٹا میرا ہے

زرنش بیگم نے حریم کا کان پکڑا اچھا بیٹا جی

۔۔۔۔ہر طرف ہنسی کے فوارے چھوٹ گے

۔۔۔ہائے اتنی آپکا ہی ہے میں رکھ کے کیا کرنا اسکا

۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔زرنش بیگم نے حریم کو پیار سے ساتھ لگا لیا خوش رہو۔۔۔۔

دعا کو آتا دیکھ کر آرحم وہاں سے اٹھ گیا تو کہا چلا؟؟ عبیر کے پوچھنے پر سب کا دھیان آرحم کی طرف ہو گیا

••••کئی نہیں بس ایسے باہر کا چکر لگانے جا رہا•••

چل آ پھر میں بھی چلتا ہوں عبیر کو یہی موقع صحیح لگا آرحم کو سمجھانے کا

••••وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گے••••

آرحم دیکھ یار کب تک ناراض رہے گا دعا کی طرف دیکھ بھائی تیری اور بے رخی وہ برداشت نہیں کر پائے گی

•••بھول جا سب نئی زندگی کی شروعات خوشی خوشی کر میری والی غلطی مت کر اپنی زندگی کے حسین دن اپنی ناراضگی کی نظر مت کر

••••عبیر مجھے غصہ آتا ہے اس پر اس نے میرا اعتبار نہیں کیا کسی غیر نے جب وہی بات کہی مان لی کیا یہی ہوتا ہے محبت میں کیا اعتبار ہی نہ کیا جائے

•••یار بچی ہے وہ ابھی

•••اگر وہ بچی ہوتی نہ کل شادی نا ہوتی اسکی ہنسنہ بچی ہے آرحم نے منہ پھلا کے کہا عبیر کو اس کا چہرہ دیکھ کے ہنسی آ گئی•••••

اچھا نہیں ہے بچی خوش اب چل وعدہ کر تو اپنی خوشیاں غصہ میں برباد نہیں کرے گا••••

وعدہ مگر میں اسے سزا تو ضرور دو گا••••

خبردار اگر میری بہن کو کچھ کہا تو••••

اچھا سالے جی تو کیا کر لے آپ•••

میں تمہیں حوالات میں بند کر دوں گا۔۔۔ہ

اہاہاہاہا۔۔۔سالے جی اپنی یہ آفیسری مجھے نہ دیکھاؤں میں ڈرنے والوں میں سے نہیں

۔۔۔سہی ہے بہی ڈرتی تو تمہاری بہن بھی نہیں مجھ سے عبیر نے چہرے پہ لاچاری والے تاسرات لا کر کہا

دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی

نکاح کا دن آ پہنچا جس کا۔سب کو بے صبری سے انتظار تھا ہر کوئی خوشی سے کام ختم کر۔رہے تھے دوسری

طرف دعا کی جان پہ بنی ہوئی تھی

اریشہ مجھے ڈر لگ رہا ہے تمہارے بھائی سے۔۔۔

اتنے ہی ہلاکو خان ہے نہ وہ تمہیں کچہ نہیں کھاتے ڈرو نہیں

۔۔۔ہاں انہیں کہہ دینا ٹھوڑا پکا کر اپنی محبت کی آنچ میں پھر کھائے تمہیں انائیہ نے بھی لقمہ لگایا دفاع ہو

جاوں تم۔دونوں یہاں میری جان نکل رہی ہے تم لوگوں کو شوخیاں سوج رہی ہیں۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔یار اب مزاق بھی نہ کریں کیا

۔۔۔دعا کچھ بولتی اس سے پہلے فیضان صاحب نکاح خواں کے ساتھ اندر داخل ہوئے

۔۔۔دعا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے

۔۔۔۔نکاح خواں نے کیا پوچھا اس نے کیا کہا کچھ ہوش نہیں تھا جب فیضان صاحب نے اسے پیار دیا دعا ان

کے گلے لگ کے خوب روئی کچھ آرحم کا ڈر اور کچھ اپنوں کو چھوڑنے کا دکھ وہ خود پر کنٹرول نہ رکھ سکی۔۔۔

عاشر اور حریم کا نکاح کے بعد دونوں جوڑوں کو سٹیج پہ لا کر بیٹھایا گیا کوئی اور حالات ہوتے تو دعا بھی حریم کی طرح انجوائے کرتی مگر۔اس وقت اس کی آدھی جان ساتھ بیٹھے آرحم نے نکالی ہوئی تھی دعا سے نظر نہیں اٹھائی جارہی تھی اور دوسری طرف آرحم کی نظر دعا سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔

دعا لگ بھی تو آج بہت خوبصورت رہی تھی۔۔۔سب بڑوں نے رخصتی کا۔شور مچادیا اس طرح حریم رخصت ہو کر جہانگیر ولا آگئی۔۔۔۔۔

اور دعا رخصت ہو کر ہوٹل میں

۔۔۔ہادیہ بیگم رسم کے مطابق دعا کو اپنے گھر لے جانا چاہتی تھی مگر وہ انکمپلیٹ کی وجہ سے دعا اور آرحم کی بکنگ انہوں نے آج کیلئے ہوٹل میں کروائی

۔۔۔اریشہ دعا کو کمرہ میں چھوڑ کر خود سب کے ساتھ جہانگیر والا چلی گئی دعا بیٹھی آرحم کا انتظار کر رہی تھی اور دل ہی دل میں جتنی سورتیں آتی پڑھنے لگی جب اسے دروازے کھلنے کی آواز آئی آرحم کو دیکھ کر اس کے لب خوشک ہونے لگے

آرحم دعا کی حالت کو انجوائے کر رہا تھا انائیہ اور اریشہ اسے دعا کی حالت کے بارے میں بتا چکی تھی

۔۔۔آرحم سریس موڈ میں بیڈ کے پاس آیا اور دعا کو بیڈ سے کھڑا کیا کس کا انتظار کر رہی ہو اتنا سج سنور کے جاؤ اتار کے آؤ یہ سب مجھ پر نہیں اثر کرنے والے

۔۔۔آرحم کی بات پر دعا کی آنکھیں آنسو سے بڑھ گئی۔۔۔

رونا نہیں خبردار اگر ایک بھی آنسو تمہارا مجھے نظر آیا تو۔۔۔

آرحم کے اتنا کہنے کی دیر تھی دعا اس کے بازوں میں جھول گئی

۔۔۔۔دعا دعا ہوش کرو یار میں تنگ کر رہا تھا بس دعا

۔۔۔دعا کا بے ہوش ہونا آرحم کے ہاتھ پاؤں پھلا گیا تھا اس نے عبیر کو کال کی

یار عبیر مسئلہ ہو گیا ہے دعا بے ہوش ہو گی ہے۔۔۔۔

تجھے منع بھی کیا تھا نہ کہا تو انجوائے کر رہا ہو تا کہاں اب تو اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرے گا

۔۔۔عبیر جو اس وقت ڈاکٹر کو لے کر آیا اب ڈاکٹر کے جانے کے بعد آرحم کی کلاس لے رہا تھا

۔۔۔جا اب ڈاکٹر نے کہا ہوش آجائے گا تھوڑی دیر تک خبر دار جو اب اسے ڈرایا تو

۔۔۔۔میری توبہ جو میں کچھ کہوں آرحم نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

عبیر کے جانے کے بعد آرحم کمرہ میں آکر دعا کے ہوش میں آنے کا انتظار میں چکر کاٹ رہا تھا اسے دعا کی آواز سنائی دی

پ۔۔پانی

۔۔۔آرحم جلدی سے پانی لیکر اس کے پاس پہنچا دعا کو پانی پلایا دعا مکمل ہوش میں آگئی

شکر ہے تمہیں ہوش آیا میری تو جان ہی نکل گئی۔۔۔۔آرحم کو جب اپنی بات کا احساس ہوا تو خاموش ہو گیا۔۔۔۔اور دعا کے پاس سے اٹھنے لگا دعا نے ہاتھ پکڑ کے روک لیا۔۔۔

سوری آرحم پلیز معاف کر دو پلیز دعا آنکھوں میں آنسو لیے آرحم سے معافی مانگ رہی تھی اور آرحم جو معاف تو کر چکا تھا بس اپنا ڈرامہ جاری رکھا

۔۔۔نہ کرو معاف تو

۔۔۔ایسے نہ کہو آرحم تمہاری بے رخی مجھے مار ڈالے گی۔۔۔

اور مجھے تمہارا حسن اور قاتل نگاہیں مار ڈالے گی۔۔ آرحم نے بس سوچا بولا کچھ نہیں۔۔۔

دعا ہاتھ چھوڑو میرا

۔۔۔چھوڑنے کیلئے نہیں پکڑا۔۔۔دعا اٹھ کے آرحم کے قریب آگئی

۔۔۔چلو دور سے ہوش اڑا رہی تھی اب ہائے یہ قربت۔۔۔ارحم سوچ کے رہ گیا۔۔۔

آرحم پلز معاف کر دو پلز کبھی تم پر شک نہیں کرو گی۔۔۔چاہے ایک اور تھپڑ لگا لو مگر مجھ سے ناراض مت رہو پلیز دعا روتے ہوئے آرحم کے سینے سے لگ گی اور یہاں آرحم کو بھی اپنا ڈرامہ جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔۔۔

اس نے دعا کے گرد اپنے بازوں کا گھیرا تنگ کیا اور ایک پیار بھری گستاخی کی اب اتنی سزا تو بنتی تھی نا۔۔۔۔

دو سال بعد۔۔۔۔

انائیہ عبیر ائیر پورٹ پر دعا اور آرحم کا انتظار کر رہے تھے جو آج اپنے بیٹے انس کو پہلی بار پاکستان لا رہے تھے۔۔۔۔

وہ دیکھیں عبیر دعا۔۔۔۔

اسلام و علیکم بھائی۔۔۔۔

و علیکم السلام کیسی ہو اور وہ باپ بیٹا کہاں ہیں ہم یہاں ہے سالے صاحب

۔۔۔آرحم ایک سال کے انس کو اٹھائے عبیر کی طرف بڑھا

۔۔۔تم رہنے دو یہ پکڑاو مجھے۔۔۔۔عبیر نے آرحم کی گود سے انس کو لے لیا۔۔۔

سہی ہے جناب ہماری کوئی قدر نہیں۔۔۔

انائیہ مہرو کہاں ہے دعا نے انائیہ سے اسکی بیٹی کا پوچھا۔۔۔۔

وہ اس ٹائم اپنے ماموں کے ساتھ پھوپھو کے انتظار میں بیٹھی ہے دعا کو اپنے پیچھے سے معوذ کی آواز آئی دعا

معوذ کی گود میں مہرو کی طرف بڑھی جو جلدی سے معوذ کے ساتھ لگ گئی

۔۔۔دعا آجاو چلے گھر یہ نہیں آئے گی اس پہ معوذ جن کا سایہ ہے

۔۔۔۔ہاہاہاہا

دعا انائیہ عبیر آرحم سب ہنستے مسکراتے منزل کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

****

(ختم شد)